بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں نہ ہمارے جیسے بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نوری بشر ہیں بے شمار دلائل میں سے ایک دلیل آپکی خوشبو مبارک بھی ہے کہ نہ صرف آپکی بشریت معطر و معنبر تھی بلکہ جو بھی آپ سے متعلق ہوا وہ بھی معطر و معنبر ہو گیا۔ فقیر نے ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور میں "فضلات رسول" کے نام سے ایک طویل مضمون سپرد قلم کیا۔ یہاں صرف خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق مضمون مذکور ہوں گے اس کا نام "خوشبوئے رسول" تجویز کیا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وکرم وسلم۔

اُویسی غفرلہٗ۔ بہاولپور

۲ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ بروز جمعرات

جسم معطّر

حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے جملہ اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ خوشبو استعمال فرماتے تھے لیکن خوشبو کی محتاجی نہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو اتنی نفیس ودلربا تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

بوقت ولادت خوشبو

آپ کے جسم اطہر کا یہ اعجاز تھا کہ بوقت ولادت ہی خوشبو کے "حلّے" پھوٹ رہے تھے چنانچہ امام ابونعیم اور خطیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کائنات میں ظہور ہوا

نَظَرتُ اِلَیہِ فَاِذا ھُوَ کَالقَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ ریحہ یسطع کالمسک الاذفر (زرقانی علی المواہب ص ۲۲۳ ج ۴)

میں نے زیارت کی تو میں نے آپ کے جسم اطہر کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا جس سے تر و تازہ کستوری کی خوشبو کے حلّے پھوٹ رہے تھے۔

حلیمہ کے گھر میں خوشبو

حضور سرور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لما دخلت بہ الی منزل لم یبق منزل من منازل بنی سعد الاشممنا منہ ریح المسک والقیت محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

جب میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے کر اپنے دیہات میں داخل ہوئی (پہنچی)، تو قبیلہ بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری کی خوشبو آنے لگی لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت

قلوب الناس حتی ان احدھم کان اذا انزل بہ اذی فی جسدہ اخذ کفہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضعھا علی موضع الاذی یتبرأ باذن اللہ تعالیٰ سریعًا وکذالک اذا اعتل لھم بعیرًا او شاۃً فعلوا ذلک (سبل الہدیٰ صفحہ ۴۷۲ ج ۲ تا ۴۷۵)

اس قدر پیدا ہوگئی کہ ان میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر اپنے جسم پر لگاتا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فی الفور صحت مند ہو جاتا اسی طرح ان کا اگر کوئی اونٹ بکری وغیرہ بیمار ہو جاتا تو آپ کے دستِ اقدس کو اس کے جسم پر لگاتے جس سے وہ تندرست ہو جاتا۔

ابوطالب اور جسمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو

امام فخر الدین رازی (رحمہ اللہ تعالیٰ) ابوطالب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بھائی حضرت عباس کو کہا۔

الا اخبرک عن ما رأیت منہ ؟

کہ آپ کو میں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دیکھی؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں مجھے ضرور بتائیں۔ اس پر ابوطالب نے درج ذیل واقعہ بیان کیا۔

"جب سے حضور علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں مجھے آپ سے اتنی محبت ہوگئی ہے کہ میں رات اور دن میں ایک گھڑی بھی ان سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا حتی کہ رات

کو بھی میں آپ کو اپنے پاس سلاتا ہوں۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ کپڑے پہن کر سوتے تھے۔ کپڑے اتار کر سونا آپ کو پسند نہ تھا۔

فامرتہ لیلۃ ان یخلع ثیابہ وینام معی فرأیت الکراھۃ فی وجھہ لکنہ کرہ ان یخالفنی

ایک رات میں نے کہا کہ کپڑے اتار دیں اور پھر سوئیں۔ میں نے آپ کے چہرۂ اقدس سے محسوس کیا کہ یہ بات آپ کو پسند نہیں لیکن چونکہ میری بات کو آپ ٹالنا بھی نہ چاہتے تھے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

یا عماہ اصرف بوجھک عنی حتی اخلع ثیابی اذ لا ینبغی لاحد ان ینظر الی جسدی

اے چچا میں کپڑے اتارتا ہوں مگر اپنے چہرے کو دوسری طرف کر لے تاکہ میرے ننگے جسم کو تو نہ دیکھ پائے کیونکہ میرے جسم کو اس حال میں دیکھنا کسی کے لئے جائز نہیں۔

ابوطالب کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہوا مگر میں نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تاکہ یہ کپڑے اتار لیں۔ جب آپ کپڑے اتار کر بستر پر لیٹے؛

فلما دخلت معہ الفراش اذ بینی وبینہ ثوب

میں بھی بستر پر لیٹا لیکن میں نے دیکھا کہ ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا جس کی وجہ سے میں آپ کے جسم کو

نہیں دیکھ سکتا تھا۔

دوسری بات میں نے یہ دیکھی:

واللہ ما دخلته فراشی فاذا هو فی غایة اللین وطیب الرائحة کانه غمس فی المسك فجهدت لانظر الی جسده فما کنت اری شیئا وکثیرا ما کنت افتقده من فراشی فاذا اقمت لاطلبه نادانی یا عم فارجع ولقد کنت کثیرا ما اسمع منه کلاما یعجبنی ذلك عند مضی اللیل وکنا لانسمی علی الطعام والشراب ولا نحمده بعده وکان یقول فی اول الطعام بسم اللہ الاحد فاذا فرغ من طعامه قال الحمد ثم لم ارمنه

کہ آپ کا جسم اطہر نہایت ہی نرم و نازک اور اس طرح خوشبودار تھا جیسے وہ کستوری میں ڈبویا ہے۔ میں نے آپ کے جسم اطہر کو دیکھنے کی کوشش کی مگر میں نہ دیکھ سکا۔ میں بہت دفعہ آپ کو بستر سے گم پاتا تو بستر سے اُٹھ کر تلاش کرنے نکلتا اور آواز دیتا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہاں ہے۔ آپ فرماتے اے چچا میں یہاں ہی ہوں واپس آجاؤ۔ جب رات ڈھل جاتی تو میں بہت دفعہ آپ سے ایسی گفتگو سُنتا جس سے مجھے بہت تعجب ہوتا۔ ہم کھانے پینے سے پہلے اور بعد اللہ کا نام نہیں لیتے تھے۔ آپ کھانے سے پہلے بسم اللہ الاحد (اللہ کے نام سے جو ایک ہے) پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو الحمد للہ کہتے ہیں نے آپ

کذبة ولا ضحکا ولا جاهلیة ولا وقت مع صبیان یلعبون (تفسیر کبیر ص۱۴۱ ج ۳۲)

سے کبھی جھوٹ نہیں سنا۔ ہمہ وقت متفکر رہتے، کبھی کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ بچوں کے ساتھ فضول کھیل میں وقت ضائع کرتے ہوئے دیکھا۔

انس صحابی رضی اللہ عنہ کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ جسم اقدس کی خوشبو کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ وسلم احسن الناس لونا واطیب الناس ریحا (تہذیب ابن عساکر ص۳۲۱ ج۱)

رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا رنگ سب سے حسین تھا اور اس کی خوشبو نفیس تر تھی۔

ایضاً انہی سے مروی دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

لا شممت مسکا ولا عطرا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (البخاری کتاب المناقب ص۲۷۴ ج۱)۔

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو سے بڑھ کستوری اور عطر کو نہیں پایا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

وانی شممت العطر کلهٔ فلم اشم نکهة اطیب من

میں نے تمام عطروں کو سونگھا ہے مگر رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم

نکھتہ علیہ السلام۔ (ابن عساکر ص۳۳۸ ج ۱)

اطہر کی نکہت سے بڑھ کر کسی کو نہیں نہیں پایا۔

میں نے اس دُنیا میں مختلف خوشبوؤں کو استعمال کر کے دیکھا مگر جو مہک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس میں رکھی تھی اس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

شہادت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے مجھے اپنے قریب ہونے کا حکم دیا۔

فدنوت منہ فما شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خصائص کبریٰ ص ۔ ج ۱)

میں جب قریب ہوا تو میں نے آپ کے جسم اقدس میں ایسی مہک محسوس کی جو کسی بھی کستوری اور عنبر میں نہیں۔

گواہی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

آپ بیان کرتے ہیں۔

لقد کنت اصافح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمس جلدی جلدہ فاتعرفہ بعد فی یدی فانہ لاطیب

میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کا شرف پاتا یا میرا جسم آپ کے جسم اطہر سے مس ہوتا تو میں جدا ہونے کے بعد اپنے ہاتھ میں ایسی خوشبو پاتا

رائحۃ من المسک۔ (سبل الہدیٰ ص۱۰۱ ج۲)

جو کسی بھی کستوری میں نہیں ہو سکتی۔

گواہی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور علیہ السلام کی معیت میں فجر کی نماز ادا کر کے مسجد نبوی سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ باہر اہلِ مدینہ کے بچے آپ کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔ آپ نے ان کے سروں اور چہروں پر دستِ شفقت پھیرا۔

مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدی فوجدت یدہٗ بردًا وریحًا کانما اخرج یدہ من جونۃ عطار۔ (مسلم شریف ص۲۵۶ ج۲)

رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ شفقت میرے رُخسار پر رکھا میں نے آپ کے دستِ اقدس کو نہایت ہی ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا جیسے آپ نے اسے عطار کے خوشبودانی سے نکالا ہے۔

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ

آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھایا وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

خوشبو سے خبر رسانی

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خوشبو سے محسوس کر لیتے تھے کہ اب آقائے دوجہاں تشریف لا رہے ہیں۔

كنا نعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل بطيب ريحه

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آپ کی مبارک خوشبو سے محسوس کر لیتے تھے۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۶۴ ج ۱)

ایضاً: امام ابراہیم نخعی رح سے منقول ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف بالليل بريح الطيب (الدارمی صفحہ ۳۴۸)

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں جسم اقدس کی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جا سکتے تھے۔

کوچے بسا دیئے

احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب کوئی صحابی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا اور آپ گھر پر نہ ہوتے تو راستے کی مہک بتا دیتی کہ آپ فلاں مقام پر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا اس صحابی کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی بلکہ جس راستے پر مہک ہوتی وہ اس پر چل کر اپنے محبوب کریم کو پا لیتا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

چوں یکی از اصحاب بقصدِ ملازمت آں حضرت ﷺ آمدے و در خانہ نیافتے بہ نشان بوئے خوش دریافتے کہ آنحضرت ازاں راہ گذشتہ بود میرفت۔

(مدارج النبوۃ صفحہ ۲۴ ج ۱)

جب کوئی غلام آپ کی زیارت کے ارادے سے حاضر ہوتا اور آپ اپنے درِ دولت پر تشریف فرما نہ ہوتے تو وہ اسی راہ پر چل کر آپ کو پا لیتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص مہک کا پتہ دے رہی ہوتی۔

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مشکِ تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگذر کی ہے

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں؛

ہر کہ در کوچہ از کوچہائے مدینہ طیبہ میگذشت بوئے خوش بیافتے دمیدانست کہ آنحضرت ازیں راہ گذشتہ است۔

جب بھی کوئی شخص مدینہ طیبہ کی کسی گلی سے گذرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص مہک کو پا لیتا تو جان جاتا کہ ادھر سے حضور علیہ السلام کا گذر ہوا ہے۔

ایضاً؛

امام خفاجی اسی بات کو بیان کرتے ہیں۔

كان اذا مر في بعض ازقة المدينة علم مروره به برائحته (نسیم الریاض صفحہ ۳۴۶ ج ۱)

جب آپ کا مدینہ کی کسی گلی سے گذر ہوتا تو خوشبو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہو جاتی تھی۔

ایک صحابی کا قصہ

فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نہ ملے تو میں حسبِ دستور گلیوں کوچوں میں آپ کی خوشبو کے سہارے پر چل پڑا۔ لیکن یہاں مدینہ پاک میں کہیں پتہ نہ چلا تو میں شہر سے باہر نکل کر خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہارا لیا اس طرح مجھے قبا شریف کی طرف خوشبوئے نبوی محسوس ہوتی میں ادھر چل پڑا۔ مسجد قبا میں تو آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ ادھر ادھر گھوما تو آپ کو ایک کنواں پر بیٹھا پایا۔ اس طرح سے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا (آئینہ حرم)

زائرین رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جن خوش بخت حضرات کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے ان کی زیارت والی جگہ سے تا دیر خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ واقعات کی تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "زائرین مصطفیٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

قبور معطّر

بکثرت درود شریف پڑھنے والوں اور حدیث پاک سے شغف رکھنے والوں کا مزارات سے خوشبو کا ہونا متعدد اولیا مشائخ کے متعلق مشہور ہے حضرت امام بخاری اور صاحب دلائل الخیرات کے مزارات کی خوشبو مشہور عام ہے۔

صدی گذشتہ کے ایک بزرگ مولانا فیض الحسن سہارنپوری کا مزار ان کے دفنانے کے بعد مہک اٹھا اس لئے کہ آپ ہر شب جمعہ تمام رات بالالتزام درود شریف پڑھتے رہتے تھے (وغیرہ وغیرہ)۔

لطیفہ

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی جب فوت ہوا تو اس کے متعلقین بازار سے عطر خرید کر کے اس کی قبر پر چھڑک دیتے پھر عوام کو اس کی بزرگی منوانے کے لئے خوشبو کی نوید سناتے۔ لیکن قدرت نے ان کا پردہ فاش کر دیا جب کسی منچلے نے اس کارگذاری کو دیکھ کر واویلا مچایا تو عوام کو یقین ہوا کہ اس جماعت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔

مدینہ مہک رہا ہے

آج بھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات حقیقیہ کی بہتر دلیل آپ کا سارا مدینہ پاک ہے کہ آپ

کے جسم معطر کی عطر بیزیوں سے سارا شہر مدینہ شریف خوشبو سے مہک رہا ہے اسی لئے مدینہ پاک کے اسماء طیبہ۔ طیبہ۔ طابہ۔ مطیبہ ہے۔ لیکن یہ خوشبو اسے نصیب ہوتی ہے جس کے ایمان کی ناک ہر گندی الائش سے پاک اور صاف ہے اور جن کے ایمان کی ناک نہیں یا شرک و بدعت کے نزلہ زکام سے ماؤف ہے اسے خوشبو تو نہ ہے نصیب اس کو مدینہ پاک کی فضا ہی ناخوشگوار ہے۔

رہگذر معطّر

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح خوشبودار بنایا تھا کہ جس جگہ، گلی، راستے سے آپ کا گذر ہو جاتا وہ خوشبو سے مہک اٹھتے۔ بعد میں گذرنے والا ہر شخص یہ محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب کا گذر ہوا ہے۔ کیونکہ وہ ان راستوں پر ایسی خوشبو پاتا جو آپ ہی کے جسم اطہر کا حصہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ اذا مر فی طریق من طرق المدینۃ وجد و منہ رائحۃ الطیب وقالوا امر رسول اللہ من ھذا الطریق۔ (خصائص کبریٰ ص ۶۶ ج ۱)

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے کسی راستے سے گذر جاتے تو لوگ اس راہ میں ایسی پیاری مہک پاتے کہ پکار اٹھتے کہ ادھر سے اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی گذر ہوا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ تاریخ کبیر میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں

لم یکن النبی یمر فی طریق

آپ جس راستے سے بھی گذر جاتے بعد میں

فيتبعه احد الاعرف انه من طيبه ۔ (شفا شریف ص۸۷ ج۱)

آنے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ہے ۔

اس کے تحت علامہ علی محمد البجاوی لکھتے ہیں ۔

ای من طیب الطریق برائحته الطیبة المخصوصة الباقیة فیه (حاشیہ شفا شریف ص۸۷ ج۱)

راستے سے گزرنے والا اس میں پھیلی ہوئی خوشبو کی وجہ سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپ کا گزر ہوا ہے کیونکہ ایسی خوشبو آپ کے ساتھ مخصوص تھی۔

گندے ذہن کا گندا سوال

جو لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اور صرف اپنے جیسا بشر مانتے ہیں وہ کہتے ہیں چونکہ حضور علیہ السلام بہت زیادہ خوشبو استعمال فرماتے تھے یہ وہی خوشبو تھی نہ کہ جسم کے اندر سے کوئی خوشبو تھی۔

جواب یہ مہک اور خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ استعمال کردہ خوشبو کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشبو کے محتاج نہ تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال نہ بھی فرماتے تو پھر بھی یہی کیفیت رہتی۔ محققین و محدثین کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن خصوصیات سے نوازا ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا خوشبودار ہونا بھی ہے۔

كانت هذا الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وان لم يمس طيبا ۔ (نووی علی المسلم ص۲۵۶ ج۲)

مہک آپ کے جسم اطہر کی صفات میں سے تھی اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال نہ فرماتے ۔

۲۔ امام اسحاق بن راہویہ اس بات کی تصریح ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

انّ هذه الرائحة طيبة كانت رائحة رسول الله من غير طيب (سبل الهدی ص۱۲۰ ج۲)

یہ پیاری مہک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ اس خوشبو کی جس کو آپ استعمال فرماتے تھے۔

۳۔ امام خفاجی اسے آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

ريحها الطيبة طبعيا خلقيا خصه الله به مكرمة ومعجزة له ۔

اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت و معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقۃً اور طبعًا مہک رکھ دی تھی۔

۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اسی صفت کا بیان یوں کرتے ہیں۔

یکی از صفات عجیب آنحضرت طیب ریح است کہ ذاتی وی صلی اللہ علیہ وسلم بودے آنکہ استعمال طیب از خارج کند و ہیچ طیب بداں نمی رسید ۔ (مدارج ص۲۴ ج۱)

آپ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال کے آپ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو آتی جس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

۵ - علامہ احمد عبد الجواد الدومی لکھتے ہیں۔

كان رسول الله طيبًا من غير طيب ولكنه كان يتطيب ويتعطر لتوكيد الرائحة و زيادتي في الازكا	آپ کا جسمِ اطہر خوشبو کے استعمال کے بغیر بھی خوشبو دار تھا لیکن آپ اس کے باوجود پاکیزگی و نظافت میں اضافے کے لئے خوشبو استعمال فرمالیتے۔

(شرح شمائل صد ۲۶۳)

۶ - شیخ ابراہیم بیجوری فرماتے ہیں۔

وقد كان صلى الله عليه وسلم طيب الرائحة وان لم يمس طيبًا كما جاء في الاخبار الصحيحة لكنه كان يستعمل الطيب زيادة في الطيب الرائحة۔	احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو کی دلآویز مہک بغیر خوشبو لگائے آتی رہی ہاں آپ خوشبو کا استعمال فقط اضافہ کے لئے کرتے تھے۔

(مواہب لدنیہ صد ۱۰۹ ج ۱)

سوال آپ کے جسم اطہر میں خوشبو، واقعہ معراج کے بعد پیدا ہوئی فلہذا یہ خوشبو آپ کی بشریت کی نہ ہوئی بلکہ خارجی اسباب سے۔

جواب ① مذکورہ بالا جتنی روایات ہیں یہ تمام کی تمام اس بات کی دال ہیں کہ خوشبو ہمیشہ سے آپ کے جسم اطہر کا حصہ تھی۔ خصوصاً سیدہ آمنہ، سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہما اور ابوطالب کی روایات میں تو اس بات کی تصریح ہے کہ ولادت کے وقت ہی سے بدن خیر البشر معطر و خوشبو دار تھا جس کا تذکرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ریحہ یسطع کالمسک الاذفر (آپ کی خوشبو تروتازہ کستوری سے بڑھ کر تھی) اور سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہ نے لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منہ ریح المسک (آپ کی برکت کی وجہ سے بنی سعد کے تمام گھروں میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی) کے الفاظ میں کیا ہے۔

جواب ② جن لوگوں کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت سے مغالطہ ہوا ہے اس کی وجہ سے انہوں نے یہ قول کیا ہے کہ خوشبو معراج سے پہلے آپ کے جسم کا حصہ نہ تھی بلکہ واقعہ معراج کے بعد حاصل ہوئی یہ انکی غلط فہمی ہے۔ جیسے ان کی عادت ہے کہ احادیث مبارکہ سے اپنی غلط مزاجی سے اپنا مطلب نکالتے ہیں فقیر اصل حدیث پیش کرتا ہے۔

ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ اسرى به ريحه ريح عروس واطيب من ريح عروس۔	جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ اسریٰ کا دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپ کے جسم اطہر سے دلہن کی خوشبو کی طرح خوشبو آتی تھی بلکہ آپ کی خوشبو دلہن کی خوشبو سے زیادہ نفیس تھی۔

(سبل الہدیٰ صد ۱۲ ج ۲)

مذکورہ روایت کی تحقیق

محققین محدثین اور شارحین احادیث فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حضرت انس رضؓ کا مقصد معراج سے پہلے خوشبو کی نفی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ معراج کے بعد آپ کی جسمانی خوشبو میں مزید اضافہ ہوا اور پہلے سے بھی زیادہ عجیب مہک کا حامل ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دلہن کی خوشبو سے بڑھ کر قرار دے رہے ہیں۔ چونکہ خوشبو دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو مطلق خوشبو ہے جو ہر کوئی ہر موقع پر استعمال کرتا ہے لیکن خوشبو کی ایک دوسری قسم ہے جسے مخصوص اوقات میں استعمال میں لایا جاتا ہے جیسے حجلۂ عروسی کے لئے مخصوص خوشبو جسے بالعموم دلہنیں ہی استعمال کیا کرتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو پہلے سے بھی زیادہ عجیب تھی۔

تصریحات

شارحین کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

(۱) امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لا دلالة فيه على ان مبدأ طيب ريح جسده من ليلة الاسراء كما زعم اذ ريح عروس اخص من مطلق رائحة طيبة فلا ينافي انه طيب الرائحة من حين ولد۔

(المواہب مع الزرقانی ج ۶ ص ۲۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کی دلالت اس بات پر ہرگز نہیں کہ آپ کا جسم اقدس معراج کے بعد خوشبودار

ہوا بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ اب آپ کے جسم اقدس کی مہک میں اس طرح اضافہ ہوا کہ اب دلہن کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبو محسوس ہوئی کیونکہ دلہن کی خوشبو دوسری خوشبوؤں سے ممتاز ہوتی ہے لہٰذا آپ کا یہ قول ان روایات کے منافی نہیں جن میں یہ موجود ہے کہ آپ کے جسمِ اقدس میں ولادت کے وقت سے خوشبو تھی۔

(۲) علامہ خفاجی بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اضافہ پر محمول کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

انهٗ طيب العنصر لكنه لما اتصل بالملاء الاعلىٰ والجنان وهبت عليه نفحات القدس ازداد وكان صلى الله عليه وسلم طيب لا يشبه طيب الدنيا فله طيب ذاتی وطيب مكتسب من العالم

یہ مسلم ہے کہ آپ کا جسم اطہر خوشبودار تھا لیکن معراج کے موقعہ پر جب آپ کا گذر ملاء اعلیٰ، جنان سے ہوا اور تجلیاتِ باری کے انوار کی فضاؤں نے آپؐ کے جسم اطہر کو مس کیا تو اب اس کی جھلک بھی دکھائی دینی حالانکہ پہلے بھی آپؐ کے جسم میں ایسی خوشبو تھی جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو نہیں کر سکتی تھی گویا یوں کہا جا سکتا ہے کہ

القدس لا یفارقه وهو اطیب الطیب ۔ (نسیم الریاض صـ۳۴۸ ج ۱)

آپ کے جسمِ اطہر میں دو طرح کی خوشبوئیں تھیں ایک تو ذاتی جو ولادت سے پہلے ہی موجود تھی اور ایک کسبی جو عالم قدس و انوار کا مظہر تھی اور یہ خوشبو بھی پھر آپ کے جسمِ اطہر کا حصہ بن گئی اور یہ خوشبو سب خوشبوؤں سے بڑھ کر تھی ۔

دائمی خوشبو

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

اعلم انه صلی اللہ علیه وسلم کان طیب الریح دائما ۔ (جمع الوسائل صـ۲ ج۲)

اے مسلمان اس بات پر یقین رکھ کہ آپ کا جسمِ اطہر ہمیشہ سے خوشبودار تھا ۔

خوشبو بعد وصال

یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ انسانی جسم سے جب روح پرواز کر جاتی ہے تو اس کے بعد وہ بے اختیار ہو جاتا ہے اس کے بعد جسم کی تروتازگی بحال نہیں رہتی ۔ جسمِ مصطفوی کا بھی یہ امتیاز ہے کہ وصال کے بعد وہ نہ صرف تروتازہ رہا بلکہ اس کی وہ مہک بھی اسی طرح قائم رہی جس طرح قبل از وصال تھی ۔

شفا شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

غسلت النبی فذهبت انظر ما یکون من المیت فلم اجد شیئا فقلت طبت حیا و میتا (شفا قاضی عیاض صـ۸۹ ج۱)

میں نے رسالتمآب کو غسل دیا ۔ جب میں نے آپ کے جسم اطہر سے خارج

ہونے والی ایسی کوئی چیز نہ پائی جو دیگر اموات سے خارج ہوتی ہے تو پکار اٹھا کہ اللہ کے محبوب ظاہری حیات اور بعد از وصال دونوں حالتوں میں پاکیزگی کا منبع ہیں ۔

اور پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا :

وسطعت منه ریح طیبة لم نجد مثلها قط ۔ (شفا صـ۸۹ ج۱)

(غسل کے وقت ہی) آپ کے جسمِ اطہر سے ایسی خوشبو کے ہلّے شروع ہوئے کہ ہم نے کبھی ایسی خوشبو نہ سونگھی نہ سُنی ۔

فائدہ

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب میں نے آپ کے مبارک پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو بس ہاتھ پھیرنے کی دیر تھی ۔

فاح ریح المسك فی البیت لما فی بطنه (شرح شفا ملا علی صـ۱۶۱ ج۲)

تمام گھر خوشبو سے مہک اٹھا ۔

فائدہ

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب آپ کے پیٹ مبارک پر ہاتھ پھیرا ۔

قیل وانتشر فی المدینه

تو تمام مدینہ خوشبو سے مہک اٹھا ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے :

وضعت یدی علی صدر رسول اللہ یوم مات فمر

میں نے وصال کے بعد آپ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا اس کے بعد مدت گزر گئی ۔

بی جمیع آکل واتوضاء
مایذھب ریح المسکؔ
من یدی (رواہ البیہقی)

(خصائص کبری ص۲۷ ج۲)

کھانا بھی کھاتی ہوں، وضو بھی کرتی ہوں
(یعنی کام کاج کرتی ہوں) لیکن میرے ہا
سے کستوری کی خوشبو نہیں گئی۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؎

واہ رے عطر خدا داد مہکنا ترا

خوشبودار مزار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو چکے تو سیدۂ عا
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمہ قبرِ انور پہ حاضر ہوئیں۔

فاخذت قبضۃ من
تراب القبر فوضعتہٗ علیٰ
عینھا وبکت وانشأت

تربتِ مبارک کی خاک اُٹھا کر آنکھوں سے
لگائی، آنکھوں سے جاری ہوگئے اور
آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ماذا علی من شم تربتہ احمد
ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

جس شخص نے آپ کی تربتِ مبارکہ کی خاک
کی خوشبو کو سونگھ لیا اسے اس کے بعد زنہ
میں کسی خوشبو کی ضرورت نہیں رہتی۔

زندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندہ خوشبو:

جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے کہ آپ جن راستو
سے گذر جاتے وہ آپ کے جسم اطہر کی
خوشبو سے مہک اُٹھتے تھے اس پر اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ آج

چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود مدینہ طیبہ کی سرزمین اور آب وہوا اُسی راحت
جاں خوشبو سے معطر ہے اور اب بھی مدینہ منورہ کے سبزہ زار اور در و دیوار
سے ایسی دل آویز مہک اُٹھتی محسوس ہوتی ہے جو عاشقانِ رسول کے مشام دل و
جان کے لئے کیف و سرور کا سامان ہے۔

(۱) علامہ یاقوت حموی رحؒ لکھتے ہیں۔

ومن خصائص المدینہ
انھا طیبۃ الریح وللعطر
فیھا فضل رائحۃ لا توجد
فی غیرھا۔ (معجم البلدان ص۸۷ ج۵)

مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے
کہ اس کی آب و ہوا خوشبودار ہے اور
وہاں کے عطر میں ایسی مہک ہوتی ہے
جو اس کے علاوہ کہیں اور نہیں۔

(۲) شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رحؒ تحریر فرماتے ہیں۔

بدانکہ ہنوز از در و دیوار مدینہ طیبہ
ارواح فائحست کہ محباں بشامہ محبت
آنرا می دریابند و شاید کہ استشمام
شمہ ازیں بشامہ ذوق بعضی از جویای
مشتاق نیز رسیدہ باشد۔

(مدارج ص۲۴ ج۱)

اب بھی مدینہ کے در و دیوار خوشبوؤں
سے رچے بسے ہوئے ہیں اور اہلِ محبت
اپنے شامہ محبت کے ذریعے ان سے
لُطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است

مدینہ پاک کی خاک اقدس کی خوشبو
دونوں جہاں سے زیادہ خوشبوناک

ہے۔ چند تصریحات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت شیخ امام اشبیلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

کہ یکی از علمائے صاحب وجدانست میگوید کہ تربت مدینہ را نغمہ خاص است کہ در ہیچ مشک و عنبر نیست۔

صاحب وجدان بزرگ فرماتے ہیں کہ خاکِ مدینہ میں ایک خاص مہک ہے جو کسی کستوری اور عنبر میں نہیں۔

(مدارج ص۲۴ ج ۱)

(۲) امام عبد اللہ عطار رحمہ اللہ تعالیٰ مدینہ پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا

فما المسک والکافور والصندل الرطب

مدینہ کی آب و ہوا میں حضور علیہ السلام کی خوشبو سے ایسی مہک اُٹھتی ہے کہ اب اس کے مقابلے میں کافور اور تر و تازہ صندل کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۳) امام ابن بطالؒ مدینہ منورہ کے در و دیوار کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من سکنہا یجد من تربتہا وحیطانہا رائحۃ حسنۃ

(وفاء الوفا للسمہودی ص۱۷ ج ۱)

جس کو بھی مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی وہ اس شہر پاک کی مٹی اور در و دیوار سے ایک دلآویز خوشبو پائے گا۔

(۴) امام الاشبیلی بیان کرتے ہیں۔

لتربۃ المدینۃ نفحۃ لیس طیبہا کما عہد من الطیب بل ہو عجیب من الاعاجیب

مدینہ کی مٹی میں ایک خصوصی مہک ہے جو کسی خوشبو میں نہیں بلکہ یہ عجائبات میں سے ہے۔

(ایضاً)

(۵) امام نور الدین سمہودی رحمہ اللہ تعالیٰ مدینہ پاک کے نام طیبہ کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اما من الطیب لطیب امورہا کلہا وطیب رائحتہا و وجود ریح الطیب بہا۔

(ایضاً ص۳۰۸ ج ۲)

یہ لفظ طیب (خوشبو) سے مشتق ہے اس شہر کے تمام ذرات اور اس کی آب و ہوا میں مہک کی وجہ سے اس کا نام طیبہ رکھ دیا گیا ہے۔

(۶) امام محمد بن یوسف الصالحی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔

ان من اقام بہا یجد من تربتہا وحیطانہا رائحۃ طیبۃ لاتکاد توجد فی غیرہا (ایضاً)

مدینہ میں اقامت پذیر لوگ مدینہ کی مبارک خاک اور دیواروں سے ایسی مہک محسوس کرتے ہیں جو کسی اور خوشبو میں نہیں ہو سکتی۔

(۷) شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔

وگفتہ اند کہ ساکنان ایں بقعۂ شریف از تربت و در و دیوار او روائح طیبہ مے یابند کہ در ہیچ طیبے نتواں یافت۔

شہر مدینہ کے لوگ اس کی مٹی اور در و دیوار سے ایسی خوشبوئیں پاتے ہیں جن کا مقابلہ کوئی اور خوشبو نہیں کر سکتی۔

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است　　خنک آں شہرے کہ در وے دلبر است

(جذب القلوب)

بے ایمان کی نشانی

مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جسے نہیں بھاتی وہ اپنے اوپر ماتم کرے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر کی فضا منافقین کو نہ بھائی آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضا مرغوب نہیں تو وہ انہیں منافقین کا بھائی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

قبیلہ عُرنیہ کا قصہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگ قبیلہ عرنیہ کے مدینہ میں آئے وہاں کی آب و ہوا اُن کو ناموافق آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقے کے اونٹوں میں بھیجا اور حکم دیا کہ اُن کا پیشاب پیئیں وہ پیشاب پی کر تندرست ہو گئے اسلام سے پھر کر راعی کو قتل کیا۔ اونٹ ہانک کر لے گئے رسول اللہ نے ان کے پیچھے جماعت بھیجی وہ ان کو پکڑ کر لائے پھر اُن کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ کر آنکھوں میں سلائی پھیر کر پتھریلی زمین پر ڈال دیا میں نے ایک کو ان میں سے دیکھا کہ مارے پیاس کے زمین کو چاٹتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے اس پر یہ آیت اتری (رواہ الترمذی)

آیت انما جزأ الذین یحاربون اللہ ۔

(پ۶ المائدہ ۳۴)

فائدہ

اسی واقعہ سے اہلِ حق نے استدلال کیا ہے کہ مدینہ پاک کی فضا منافقین کو ناپسند ہے اس لئے کہ جن کا قصہ مذکور ہوا ہے یہ منافقین تھے۔

لطیفہ

جن لوگوں (منافقین مذکورین) کو مدینہ پاک کی فضا ناپسند تھی وہ بیمار پڑ گئے تو طبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا علاج اونٹوں کا پیشاب پینا بتایا چنانچہ وہ اس سے صحتیاب ہو گئے سچ ہے (الخبیثات للخبیثین) ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو اپنے گھر سے بیمار ہو کر جاتے ہیں مدینہ طیبہ پہنچتے ہی صحت و عافیت پاتے ہیں بلکہ وہاں ہر طرح کا سکون و قرار نصیب ہوتا ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

بعض جدید قسم کے مجتہدین نے عطیۂ خون وغیرہ کے جواز میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب و خون مبارک پر قیاس کر کے فتویٰ جاری دیا ہے یہ غلط ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب اقدس اور خون مُبارک تو طیب و طاہر تھا پھر ان پر قیاس کیسا!

فائدہ

مجوزین قبیلہ عُرنیہ سے بھی قیاس نہیں کر سکتے اس لئے کہ قبیلہ عرنیہ کو پیشاب پلانا حضور علیہ السلام کا خاصہ تھا خواص پر قیاس نہیں ہوتا۔

پسینہ مُبارک کی خوشبو

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ خوشبودار تھا ورنہ عام البشر کا پسینہ بدبودار ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پسینہ گوشت سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے فقہاء کرام نے فیصلہ فرمایا ہے کہ گوشت حلال تو پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پلید۔ اگر گوشت مکروہ تو پسینہ بھی۔ اسی لئے انہیں بوجہ ضرورت گدھا کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دینا پڑا اور انسان کی شرافت کی وجہ سے اس کے پسینہ کو اس کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن

اس کی بدبوئی اپنی جگہ مسلّم ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انسان کے گوشت کی ترکیب چار عناصر مٹی اور پانی وغیرہ سے ہے اور مٹی اور پانی کے اجتماع سے بدبوئی لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ نالی میں پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی جمع ہو تو وہی پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بشریت اور غذا کی ترکیب چونکہ نورانی ہے اسی لئے جو اس سے پسینہ نمودار ہوگا وہ بھی نور اور خوشبودار ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک جسم کا پسینہ نہایت ہی خوشبودار تھا، چونکہ آپ کا جسم کثیف نہ تھا بلکہ لطیف تھا اس لئے آپ کے بدن مبارک پر پسینہ خوشبوناک تھا۔

(۱) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

كان عرقہ فی وجہہ مثل اللؤلؤ اطیب ریحًا من المسك الاذفر۔

پسینے کے قطرے آپ کے چہرۂ انور پر موتیوں کی طرح دکھائی دیتے جو کستوری سے بڑھ کر خوشبودار ہوتے۔

(الوفا ص۴۰۸ ج۲، خصائص کبریٰ ص۶۸ ج۱)

(۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان ریح عرق رسول اللہ المسك بابی وامی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ کے پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔ آپ جیسا نہ پہلے گزرا ہے اور نہ بعد میں آئے گا۔

(ابن عساکر ص۳۱۷ ج۱)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ولا شممت مسكًا قط ولا عطرًا كان اطیب من عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم (شمائل ترمذی ص)

میں نے آپ کے پسینے کو ہر عطر اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار پایا۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ مبارک پسینہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كان عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ اطیب من ریح المسك الاذفر۔

(سبل الہدیٰ ص۱۱۸ ج۲)

آپ کے چہرۂ اقدس پر پسینہ کے قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح دکھائی دیتے اور اس کی خوشبو عمدہ کستوری سے بڑھ کر تھی۔

(۵) حضرت حبیب بن ابی مروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے قبیلہ بنی حریش کے ایک شخص نے بیان کیا کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو رجم فرمایا تو میں بھی اپنے والد گرامی کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے پتھر اٹھا کر مارا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔

فضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسال من عرقہ ابطہ مثل ریح المسك۔ (الوفا ص۴۰۸)

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بغل میں لے لیا۔ آپ کی مبارک بغل سے خوبصورت موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے جھڑے جن کی مہک کستوری سے بڑھ کر تھی۔

فائدہ آپ کا مُبارک پسینہ بطور خوشبو استعمال کیا جاتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ اور صحابیات کے بارے میں منقول ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مُبارک پسینے شیشیوں میں محفوظ کر لیتے اور اسے بطور عطر استعمال کرتے۔

(۵) مُسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے ایک دن میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا گھر سے کہیں گئی ہوئی تھیں بعد میں آپ تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا

فقیل لھا ھذا النبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نائم فی بیتک علی فراشک

انہیں اطلاع ملی کہ آپ کے ہاں تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما ہیں

وہ جلدی سے گھر لوٹیں دیکھا تو آپ واقعتہً قیلولہ فرما رہے ہیں اور آپ کے جسم اطہر سے پسینے کے قطرے بستر پر گر رہے ہیں۔

جاوت امی بقاورۃ فجعلت تسلت العرق فیھا

میری والدہ نے ایک شیشی لے کر اس میں آپ کے مبارک پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیدار ہو گئے اور اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا:

ماھذا الذی تصنعین؟ — تو یہ کیا کر رہی ہے؟

انہوں نے عرض کیا:

ھذا عرقک نجعلہ فی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آپ کا

طیبنا وھو من اطیب الطیب۔

مبارک پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہوتا ہے اس لئے ہیں جمع کر رہی ہوں تاکہ ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں ملائیں۔

دوسری روایت میں جواب کے الفاظ یہ ہیں۔

نرجوا برکتہ لصبیاننا — ہم اپنے بچوں کو برکت کے لئے لگائیں گے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا:

اصبت (مسلم شریف صہ ۲۵۷) — تو نے دُرست کیا۔

بُخاری شریف کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

فاوصی انس ان یجعل منہ فی حنوطہ

حضرت انس نے وصیت کی تھی کہ میرے وصال کے بعد جب میرے کفن اور میت کو خوشبو لگاؤ تو میرے آقا کے مبارک پسینہ کو اس میں ضرور شامل کرنا۔

فائدہ اس سے صحابیوں کا عقیدہ بھی ذہن میں رکھئے کہ وہ اپنی نجات اپنے نبی علیہ السلام کے وسیلے سے سمجھتے تھے۔

عطریوں کا گھر وہ اس لئے عطری نہیں کہلاتے کہ عطر بیچتے تھے بلکہ حضور علیہ السلام کے پسینہ کی خوشبو ان کے گھر میں مہکتی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

طبرانی، ابو یعلی اور ابن عدی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے لیکن میرے پاس اسے دینے کے لئے کوئی خوشبو نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں میری مدد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا:

ایتنی بقارورۃ واسعۃ الرأس وعود شجرۃ — ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی کا کوئی ٹکڑا لے آؤ۔

وہ شخص حسبِ ارشاد شیشی اور لکڑی لے کر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا آپ نے اِس لکڑی کی مدد سے اپنی مبارک کلائی کا پسینہ اس شیشی میں جمع فرمایا حتیٰ کہ وہ بھر گئی۔ آپ نے فرمایا:

خذھا وامر بنتک فتطیب بہ (المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۸۲) — اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ کہ اسے بطور خوشبو استعمال کرے۔

جب وہ شخص آپ کا مبارک پسینہ گھر لے گیا اور اس کے گھر والوں نے اسے بطور خوشبو استعمال کیا تو اُن کا گھر خوشبو سے مہک اُٹھا۔ اس کی خوشبو صرف اسی گھر تک محدود نہ رہی بلکہ دیگر اہلِ مدینہ بھی اس خوشبو کو محسوس کرتے۔ اسی وجہ سے اہلِ مدینہ اس گھر کو بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) کے نام سے یاد کرتے تھے۔

کئی پشتوں تک

بعض ضعیف الاعتقاد لوگوں کے ذہن میں یہ سوال ضرور اُٹھے گا کہ کئی پشتوں تک اثرات خوشبو کا رہنا کیسا! لیکن یہ تصورات اسے آئیں گے جو نبوت وولایت کی قدر و منزلت سے بے خبر ہے طبی اصول پر

موروثی بیماریوں پر یقین ہے تو نبوت کی برکات کی وراثت میں شک کیوں۔ اور یہ قاعدہ اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے سابقین کی برکات کے نمونے اسی لئے باقی رکھے ہیں کہ اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کسی کو وہم و گمان نہ ہو۔ مثلاً سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آگ بجھانے کی نیت سے پانی چونچ میں لے کر آگ پر ڈالنے کی وجہ سے تا قیامت اس کی اولاد کو تمام پرندوں پر تعظیم فرض فرمائی۔ یہاں تک کہ باز تمام پرندوں کا شہنشاہ ہے لیکن جب یہ پرندہ سامنے آئے گا تو باز ادب سے سر جھکا دے گا۔ ایسے ہی گرگٹ پر غضب خدا ہے کہ اسے ایک ضرب سے مارنے پر سو نیکی عطا ہوتی ہے (حیوٰۃ الحیوان) وہ کیوں صرف اس لئے کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو گرمانے کی نیت سے پھونکے مارے۔ دیگر مضامین "باادب جانور" تصنیف فقیر کا مطالعہ کریں۔

ثابت ہوا کہ نبوت کی برکات پشتوں تک رہتی ہے۔

گھر والوں کو خبر غیروں کو کیا پتہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبرو تھے آپ کے رنگ میں نورانی کیفیت تھی اسی لئے آپ کا حُلیہ بیان کرنے والے آپ کے چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ آپ کے چہرے کا پسینہ موتی کی طرح اور خوشبو میں مُشک ختن جیسا تھا۔

پسینہ کہوں یا نُور

دیلمی نے دو سندوں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بخاری شریف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جوتا مبارک
سی رہے تھے آپ کی پیشانی پر پسینہ آگیا اور اسی سے ایسا نور پیدا ہوا کہ میں حیران
ہوگئی حضور علیہ السلام نے میری حیرانی دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہو رہی ہو میں نے
عرض کی کہ آپ کے پسینہ اور نور کی کیفیت ابو کبیر ہذلی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتی ہے

ومبرا من کل غبر حیضۃ	وہ ہر بچے ہوئے حیض اور دودھ پلانے
وفساد مرضعۃ وداء مغیل	والی کے فساد اور جلد ہلاک کرنے والے مرض سے پاک ہے
واذا نظرت الی اسرۃ وجہہ	اور جب تم ان کے چہرے کی شکنوں کو دیکھو گے
برقت لبروق العارض المتہلل	تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والی بادل کی بجلی چمکتی ہے۔

بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہو گئے
اور میرے ہاں تشریف لا کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ
تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ بی بی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو ہوئی ہو جیسے
اس وقت ہوئی۔

دیگر ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوتے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے آپ کی
پیشانی اقدس مبارک سے پسینہ آرہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں یہ دیکھ کر میں

حیران رہ گئی اور حیرانی کے عالم میں چرخہ کاتنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت
میں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کیا بات ہے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔
(خصائص کبریٰ)

آپ کے پسینہ سے خوشبو آنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام
لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے توصیف کرنے والے نے سوائے آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی
اور جب کبھی آپ کو پسینہ آتا تو آپ کے چہرۂ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے
تھے جو مشک و عنبر و کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔ (نزہۃ المجالس۔

سوال یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے
راوی ابو عبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

جواب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے کیونکہ
امام محمد اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمہ اللہ نے اس
روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث
قبول کر لیں وہ حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔ صاحب روض الفائق رحمہ اللہ تعالیٰ نے
ذیل کا واقعہ لکھ کر ایک شعر لکھا کہ
ایک شخص نے

حاضر ہو کر عرض کی میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمائیے آپ نے فرمایا کہ ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ وہ لایا تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھر دی اور فرمایا یہ شیشی بیٹی کو دو اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسے ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیبین (عطر والے) سے ہوگئی ۔ ت

یفوح من عرق مثل الجمان لہ　　　شذ تظل الفرانی منہ تقطر

ترجمہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک میں جو چاندی کے موتیوں کے مشابہ تھی خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاتی تھیں

بغل شریف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل شریف سفید تھی اور اس سے کسی قسم کی ناگوار خوشبو نہ آتی تھی بلکہ کستوری کی مانند خوشبو آیا کرتی تھی ۔

ہر بشر کو دعوتِ غور و فکر

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر ماننے والوں کو خصوصاً و دیگر محبان اسلام کو دعوت غور و فکر ہے اپنی بغل کا کیا حال ہے ذرہ سا پسینہ آئے پھر بغل میں منہ دبا کر تھوڑی دیر تک نہ ہٹائیں پھر اپنی حالت دیکھیں کہ مردار کی بدبو بھی جناب کی بغل سے شرمائے گی پھر کیوں کہتا ہے وہ بھی بشر ہیں ہم بھی بشر۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان

فرماتے ہیں کوئی شے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھی آپکی

پیشانی انور میں ایسی چمک تھی گویا سورج اوس میں گردش کر رہا ہے آپ کی پیشانی سے خوشبوئے زعفران و عنبر اور مشک خالص اور گلاب و عطر سے زیادہ مہکتی تھی چنانچہ عورتیں عطر کے بجائے آپ کی پیشانی کا عطر لے جاکر اس سے کپڑے معطر کرتیں اور بدن پر ملتیں ۔ (حاشیہ دلائل الخیرات مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مدنی)

پسینہ کی خوشبو نسل در نسل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام استراحت فرما رہے تھے آپ کی جبیں مبارک پر خوبصورت موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے ہویدا تھے میں نے ان میں سے کچھ قطرے ایک شیشی میں جمع کر کے محفوظ کر لئے اتفاقاً انہی دنوں میری ایک ملنے والی خاتون کی بیٹی کی شادی ہوئی میں نے اس شیشی میں سے پسینہ مبارک کے چند قطرے اس خاتون کو بطور تحفہ دیئے اس خاتون نے اسے بطور خوشبو استعمال کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو لگایا اس پسینہ معطر کی برکت سے لڑکی کے اس عضو سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی جس پر پسینہ مبارک لگایا گیا یعنی یہ خوشبو ساری عمر باقی رہی اس کے بعد اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس سے بھی وہی خوشبو آیا کرتی یہاں تک کہ اس لڑکی کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا اس سے وہی مہک اور خوشبو آتی اس مبارک خاندان اور گھر کو اہل مدینہ بیت العطارین (خوشبو والوں کا گھر) کہہ کر پکارتے تھے ۔

ایضاً

حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مدنی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر رحمہم اللہ تعالیٰ انوار ناصری سے نقل کرتے ہیں کہ علمائے حدیث لکھتے ہیں کہ ایک عورت بہت مفلس تھی یہاں تک کہ بیٹی بیاہنے کے وقت اسے تیل خریدنے کی بھی فرصت نہ تھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی

اور آپ کی پیشانی اقدس کے پسینہ مبارک کے چند قطرات لے آئی اور دُلہن کے بدن پر مل دیا۔ چنانچہ اس بچی کی کئی پشتوں تک بچوں سے خوشبو آتی رہی (حاشیہ دلائل الخیرات)

خونِ اقدس میں خوشبو

حضور علیہ السلام کا جسم اطہر نور "علیٰ نور" ہونے کی وجہ سے خوشبوؤں کا منبع و مرکز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جسم کے ہر حصے سے خوشبو آتی حتیٰ کہ آپ کے خونِ مبارک میں بھی عجیب قسم کی مہک تھی۔

امام حاکم، بزار، طبرانی نے بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے پچھنے لگوائے ان کی وجہ سے جو خون برتن میں جمع ہوا آپ نے عبداللہ بن زبیر کو حکم دیا کہ اس کو کہیں باہر دفن کر آؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر جب یہ خونِ مُبارک لے کر باہر آئے تو سوچا کہ اسے کہاں دفن کروں؟ اچانک خیال آیا کہ آج تو اسے بطور تبرک پی ہی لینا چاہیئے کیونکہ ایسا موقع شاید دوبارہ نہ آئے۔ آپ نے یہ سوچ کر خون پی لیا۔

فبلغ رسول الله فعله فقال اما انه لاتمسه النار (شرح الشفا ص ۸۶۱ ج ۱)

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا عبداللہ بن زبیر کے جسم کو جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

خونِ اقدس شہد سے میٹھا تھا

مشہور تابعی امام شعبی بیان کرتے ہیں۔

فقيل لابن الزبير كيف وجدت طعم الدم

عبداللہ بن زبیر سے لوگوں نے پوچھا کہ بتائیے آپ کو خون کا ذائقہ کیسا تھا؟

آپ نے فرمایا:

اما الطعم فطعم العسل و اما الرائحة فرائحة المسك

ذائقہ شہد کی طرح اور اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔

وصال کے وقت تک مُنہ سے خوشبو آتی رہی

امام قسطلانی کتاب الجوہر المکنون فی ذکر القبائل والبطون کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لما شرب عبد الله بن زبير دمه تضوع فمه مسكا وبقيت رائحته موجودة في فمه الى ان صلب۔

جب سے عبداللہ بن زبیر نے آپ کا خون مبارک نوش کیا تھا اسی دن سے ان کے مُنہ سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی حتیٰ کہ وہ خوشبو ان کے منہ میں اس دن تک رہی جب ان کو سولی پر چڑھا کر شہید کر دیا گیا۔

عطری بنا دیا

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کمال تھا کہ آپ کا جسم اطہر اس طرح خوشبودار تھا کہ اگر کسی بھی شخص کا جسم آپ کے ساتھ مس ہو جاتا تو اس میں بھی مہک پیدا ہو جاتی مثلاً اگر کسی نے آپ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی تو اس کے ہاتھوں میں خوشبو ہی خوشبو ہوتی۔ اگر آپ نے کسی کے جسم پر دستِ شفقت پھیر دیا تو اس کے جسم سے خوشبو آتی رہتی۔ جس بچے کے سر پر آپ اپنا مُبارک ہاتھ رکھ دیتے وہ اس کی برکت سے آنے والی خوشبو کی وجہ سے اس طرح دوسروں سے ممتاز ہو جاتا کہ ہر کوئی کہتا کہ اس کے سر

پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔

وکان کفہ کف عطار مسہا طیب لم ار یمسہا بہ یصافحہ المصافح فیظل یجد ریحہا و یضع یدہ علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان من ریحہا من رأسہ۔

(مواہب لدنیہ)

کہ آپ دنیاوی خوشبو استعمال فرمائیں یا نہ فرمائیں آپ کے مبارک ہاتھ ہر وقت اس طرح خوشبودار رہتے تھے جس طرح کسی عطار کا ہاتھ ہوتا ہے اگر کوئی شخص آپ سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر لیتا تو تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی اسی طرح اگر آپ کسی بھی بچے کے سر پر اپنا دستِ شفقت رکھ دیتے تو وہ بچہ اس کی خوشبو سے تمام بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔

طبرانی میں حضرت عتبہ بن فرقد (جنہوں نے فاروقِ اعظم کے عہدِ مبارک میں موصل کو فتح کیا) کے بارے میں ان کی اہلیہ اُمِّ عاصم سے مروی ہے کہ ہم عتبہ کی چار بیویاں تھیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے خاوند کی خاطر ایک دوسرے سے زیادہ اور اچھی خوشبو استعمال کرتی۔ لیکن اس کے باوجود عتبہ کے جسم کی خوشبو ہماری خوشبو سے غالب رہتی۔ اس طرح جب عتبہ کسی محفل یا اجتماع میں جاتے تو لوگ ان سے پوچھتے کہ آپ یہ خوشبو کہاں سے لاتے ہیں ایسی خوشبو تو یہاں میسر نہیں۔ ایک دن ہم تمام خواتین نے ان سے پوچھا کہ ہم خوشبو لگانے میں مبالغہ سے کام لیتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے جسم کی خوشبو بغیر خوشبو کے استعمال کے اس پر غالب آجاتی ہے

اس کا سبب کیا ہے؟

اس پر حضرت عتبہ نے یہ واقعہ سنایا۔

اخذنی الثری علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فشکوت ذلک الیہ فامرنی ان اتجرد فتجردت وقعدت بین یدیہ والقیت ثوبی علی فرجی فنفث فی یدہ ومسح ظہری وبطنی بیدہ فعبق بی ہذا الطیب من یومئذ۔ (رواہ الطبرانی)

(المواہب اللدنیہ ص ۲۸۲ ج ۱ حجۃ اللہ علی العالمین)

میرے جسم پر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں پھنسیاں نکل آئیں۔ میں نے آپ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر ان کے بارے میں عرض کیا۔ آپ نے مجھے کپڑے اُتارنے کا حکم دیا۔ میں نے کپڑے اُتار کر اور ستر ڈھانپ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک پر دم فرما کر میری پشت اور پیٹ پر پھیرا۔ جس دن سے میرے آقا نے دستِ مُبارک پھیرا ہے اسی دن سے میرا جسم اس عمدہ خوشبو سے لبریز رہتا ہے

فائدہ یہاں مقصود ان کی پھنسیوں کا علاج تھا مگر آپ کے لعابِ اطہر نے ان کے جسم پر ایسا اثر کیا کہ نہ صرف ان کو پھنسیوں اور بیماریوں سے نجات ملی بلکہ جسم کو ہمیشہ کے لئے خوشبودار بنا دیا حالانکہ اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو بھی استعمال کرنے سے اس کا اثر دو چار روز تک نہیں رہتا۔ اس کے بعد اس کا ازالہ ہو جاتا ہے مگر لعابِ دہنِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر دیکھئے کہ اس نے جسم کو ہمیشہ کے لئے معطر کر دیا۔

کنواں خوشبو سے مہک اُٹھا

حضرت ابونعیم دلائل النبوۃ میں حدیث نقل

کرتے ہیں کہ مسند احمد میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ سے کہ مجھے میرے والد گرامی نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا ڈول حاضر کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈول سے پانی نوش فرمایا اور اس پانی کے ساتھ کلی فرما کر پانی کنوئیں میں ڈالا۔ بس کلی کے پانی کے کنوئیں میں پھینکنے کی دیر تھی کہ تمام کنواں خوشبو سے مہک اٹھا۔ حدیث پاک کے الفاظ ہیں۔

نفاح منہ مثل رائحۃ مسد

تو کنوئیں میں مشک سی خوشبو مہک اٹھی۔

چاہ نعمان یا خوشبو کی کان

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

گذشت آنحضرت بہ آبے و پرسید کہ نام این چیست گفتند نام بیسان و آب وے شور است فرمود نام وے نعمان است و آب وے خوش پس خوش گشت آب وے

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چشمے سے گذرے پوچھا اس کا نام کیا ہے عرض کی گئی کہ اس کا نام بیسان ہے لیکن اس کا پانی کڑوا ہے آپ نے فرمایا اس کا نام نعمان اور اس کا پانی میٹھا ہے چنانچہ وہ پانی فوراً ہی میٹھا اور بہتر ہو گیا۔

اسی مدارج النبوۃ میں ہے کہ

انداخت آب دہن در دلوے از بیر و ریخت در آن و فائح گشت از وے بوئے مشک

حضور نبی علیہ السلام نے کنوئیں کے پانی کے ڈول میں لعاب دہن ڈالا تو اس سے خوشبو مہکی۔

فضلات رسول کی خوشبو

فضلات لغت میں زوائد کو کہتے ہیں اور عرف میں پیشاب پاخانہ اور ہماری مراد ان کے علاوہ تھوک، کھنکار، رینٹھ وغیرہ ہے اہلسنت کے نزدیک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ فضلات مبارکہ طیب و طاہر اور بیماریوں کی شفاء اور موجب نجات و بہشت کے دستاویز ہیں چنانچہ حضرت امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

واما طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعرقہ وفضلاتہ فقد کانت الرائحۃ الطیبۃ صفتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مواہب لدنیہ)

بہر حال آپ کی خوشبو اور پسینہ و فضلات مبارک خوشبو والے تھے۔ اور خوشبو مہکتی ہوئی آپ کی جنت سے تھی۔

اس کے بعد یہی امام لکھتے ہیں۔

وروی انہ کان یتبرک ببولہ ودمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وہیچکس اثر فضلہ ایشاں را بر روئے زمین ندید زمین می شگافت و فرومی رود و از اں مکان بوئے مشک شمیدند۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۱۹ پ ۳۰)

کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلہ پاک کا نشان زمین پر نہ دیکھا بلکہ زمین نگل لیتی اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔

فائدہ اس مسئلہ میں فقیر کی کتاب "الدلائل القاہرہ" عرف فضلات رسول" خوب ہے قارئین کے لئے یہاں چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

فہرست حوالہ جات تصنیفات اسلاف در طہارت فضلات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	نام کتاب اسم مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ	صفحہ
۱	بخاری شریف امام البخاری رحمہ اللہ الباری	۳۷۰ ج ۱
۲	عمدۃ القاری للامام بدرالدین العینی رحمہ اللہ	۱۹ ج ۱
۳	الخصائص الکبریٰ للامام السیوطی رحمہ اللہ	۲۵۲/۹ ج ۲ / ج ۱
۴	کشف الغمہ للامام الشعرانی رحمہ اللہ	۵۰ ج ۲
۵	مواہب لدنیہ للامام القسطلانی مع شرح الامام الزرقانی رحمہ اللہ	۲۳۳ ج ۴ / ۱۷۰ ج ۱
۶	مدارج للشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ	۲۴/۲۵ ج ۱
۷	اشعۃ اللمعات " " "	۲۴۴ ج ۱
۸	ردالمختار للامام ابن العابدین شامی رحمہ اللہ	۲۳۳ ج ۱
۹	مرقات شرح مشکوٰۃ للامام علی القاری رحمہ اللہ	۳۴۰ ج ۱
۱۰	جمع الوسائل شرح الشمائل " " "	۳/۴ ج ۱
۱۱	شرح الشفاء علی الخفاجی " " "	۳۵۳/۳۵۴ ج ۱
۱۲	شفا شریف للقاضی عیاض احمد رحمہ اللہ تعالیٰ	۵۳/۵۴ ج ۱
۱۳	تہذیب الاسماء واللغات للامام النووی شارح مسلم رحمہ اللہ	
۱۴	تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ	پ ۳۰ ص ۲۱۹ سورۃ انشقاق
۱۵	دلائل النبوۃ الامام ابی نعیم رحمہ اللہ	ص ۲۸۰ - ۳۸۱
۱۶	زرقانی علی المواہب للامام عبدالباقی الزرقانی رحمہ اللہ شرح الاشباہ للبیری رحمہ اللہ	۲۲۷/۲۲۸ ۲۲۸ / ۲۳۳ ج ۴

نمبر شمار	نام کتاب اسم مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ	صفحہ
۱۷	کبیری شرح منیہ للامام الحلبی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۸۰
۱۸	فتح الباری شرح بخاری للامام ابن حجر رحمہ اللہ	۲۱۸ ج ۱
۱۹	فیض الباری حاشیہ بخاری از انور کشمیری دیوبندی	۲۵۰/۲۵۱ ج ۱
۲۰	انوار الباری شرح بخاری احمد رضا بجنوری دیوبندی	
۲۱	جواہر البحار الامام النبہانی رحمہ اللہ جلد اوّل کے صفحات	۲۰۴ تا ۲۷۸
۲۲	نشر الطیب (اشرف علی تھانوی)	
۲۳	جمال باکمال (مفتی جامعہ عباسیہ) بہاولپور	

حقیقت فضلات: ہماری غذا کے اثرات پلید اور غلیظ اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غذا مبارک کے فضلات شریفہ طیب وطاہر بلکہ دارین کی نجات کے ضامن۔ لیکن یہ سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفتر بھی بے کار بھیر وہ بے سمجھی کے ساتھ ضدی بھی ہو تو . . . . .

بہشتی انسان

مسلمات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہونگے تو وہ کیفیت دنیوی کیفیت کے برعکس ہوگی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی ان سے نزدیک والے (دوسرے گروہ کی صورتیں) اس چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن ہوں گی جو آسمان پر چمکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہوگا نہ دشمنی نہ وہ بیمار ہوں گے نہ

انہیں قضائے حاجات کی ضرورت پیش آئے گی نہ وہ تھوکیں گے نہ کھانسیں گے ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان کی آنکھیں سرمگیں، چہرے بے ریش اور بدن بالوں کے بغیر ہوں گے۔

"جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز و نعمت میں رہے گا۔ فکرمند نہیں ہوگا۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

ہم دلائل سے ثابت کر چکے کہ انبیا علیہم السلام کی بشریت کے اجزا جنت کے ہیں اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کو بھی بہشتی فرمایا جسے آپ کا خون اقدس اور پیشاب اطہر پینا نصیب ہوا۔

انتباہ

جب عام بہشتیوں کے متعلق یہی ایمان ہے تو پھر بہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے بہشتیوں کی یہ قدر و منزلت ہے ان کے لئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔

بشریت محمدیہ کی تخلیق

عارف ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ النفوس میں اور ابن السبع نے شفا الصدور میں کعب الاحبار سے ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کی تخلیق بشریت محمدیہ رفیع اعلیٰ کے ملائکہ لے کر زمین پر اُترے مدینہ منورہ سے روضہ اطہر سے خاک اُٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں سے تسنیم کے پاک و صاف پانی سے گوندھا گیا یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہوگئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔

قبلہ اصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی اصل طینت اس ناف ارض سے ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا کمرہ ہے اس معنی پر آپ اصل کائنات ہیں اسی لئے آپ کا لقب اُمی بھی ہے

بول اقدس

صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول اقدس پینا نصیب ہوا انہوں نے عمداً بول سمجھ کر پیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم ہوتا تو بجائے اظہار ناراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے چند خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کے واقعات میں سے ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

اُم ایمن رضی اللہ عنہا

بی بی ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات اُٹھ کر ایک جانب برتن میں پیشاب فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی خادمہ جن کا نام اُم ایمن یا برکہ ہے وہ فرماتی ہیں مجھے پیاس لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب مُبارک پی لیا۔ صبح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہوگی۔ (نسیم الریاض جلد ۱ صفحہ ۴۴۸، ۴۴۹)

فائدہ

محدثین کرام مُلا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اسی لئے دارقطنی محدث نے امام بخاری اور امام مُسلم پر الزام عائد کیا کہ جب یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے موافق، صحیح تھی تو انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں کیوں درج نہ کیا اگرچہ یہ الزام صحیح نہیں اس لئے کہ شیخین

نے کبھی اس بات کا التزام نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوئی شرط پر صحیح ہوگی ہم ضرور اس کو صحیحین میں لائیں گے لیکن دارقطنی کے اس الزام سے یہ بات ضرور ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث علی شرط الشیخین صحیح ہے:

(نسیم الریاض جلد ۱ صہ ۳۴۸ اور شرح شفا ملا علی قاری صہ ۱۶۳ ج ۱)

طہارۃ بول اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بول (پیشاب) مقدس کی طہارت اور ان میں شفا اور داخلہ بہشت کے متعلق اسلاف صالحین میں اختلاف نہیں یہاں تک فضلائے دیوبند نے بھی اس مسئلہ میں اہلسنت سے اتفاق کیا۔ صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

رسالہ شیم الحبیب قلمی صہ ۵ مصنفہ مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی خاتم مثنوی (جس کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور متبرک سمجھ کر نشر الطیب میں بتمامہا نقل کیا ہے) دراصل وہ چند احادیث کا خلاصہ ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔ اور تھانوی صاحب نے یہی نقل کر کے ہماری تائید کی۔

قال انس ما شممت عنبرا قط ومسکا اطیب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان یصافح فیظل یومہ یجد ریحہا و یضع یدہ علی راس الصبی فیعرف من بین الصبیان بریحہا ونام فی

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ پایا، اور آپ کسی سے مصافحہ فرماتے ہاتھ ملاتے تو سارا دن اس کے ہاتھوں میں خوشبو پائی جاتی آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ

دار انس فجاءت امہ بقارورۃ تجمع فیہا عرقہ فسألہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب و ذکر امام البخاری فی التاریخ الکبیر عن جابر لم یکن یمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیتبعہ احد الاعرف انہ سلک من طیبہ قال اسحٰق بن راھویہ ان تلک کانت رائحۃ بلا طیب و روی ابراھیم بن اسماعیل المزنی عن جابر انہ اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فالتقمت خاتم النبوۃ بفی فکان ینم علیّ مسکا و روی انہ اذا تغوط انشقت الارض فابتلعت غائطہ

رکھ دیتے تو وہ اور بچوں میں خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر میں سونے لگے تو اس کی ماں ایک شیشی میں آپ کا پاک پسینہ جمع کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں گے اور یہ بہترین خوشبو ہے اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ جس کوچہ سے گزر جاتے راستہ چلنے والوں کو کوچہ کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ اس راستہ سے گزرے ہیں۔ حضرت اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی حضرت ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں

وبوله وفاحت لذلك رائحة
طيبة كذا روت عائشة
ولذا اقيل بطهارة
الحدثين منه حكاه ابوبكر
بن سابق المالكي وابونصر
وشرب عبد الله بن زبير
دم حجامة وشربت بركة
بوله وام ايمن خادمة رسول
صلى الله عليه وآله وسلم
فلم تجداه الا كماء عذب طيب

لے لیا تو مشک کی لپٹیں آنے لگیں اور روایت کیا گیا ہے کہ آپ جب قضائے حاجت فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپکے فضلات کو نگل جاتی اور اس جگہ سے پاکیزہ خوشبو آتی رہتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں حدیثوں سے پاکی کا قول کیا گیا ہے اسے ابوبکر بن سابق مالکی اور ابونصر نے بیان کیا ہے اور مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد کے روز آپ کے زخم کو چوسا اور خون پی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گی اور عبداللہ بن زبیر نے آپکے پچھنے کا خون پی لیا اور برکت اور ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی نے بے خبری میں آپکا پیشاب پی لیا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ پاکیزہ خوشبودار اور آب شیریں ہے۔

فائدہ بول اقدس کا خوشبودار ہونا آئمہ اور مخالفین کی تصریح سے ثابت ہوگیا بلکہ پینے والوں نے اس کے خوشبودار ہونے کی تصدیق و تائید فرمائی۔
اس کے باوجود کوئی نہ مانے تو . . .

فضلات خوشبوناک

اس حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیث صحیحہ سے جلیل القدر ائمہ دین اور اعلام امت محدثین کرام اور فقہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول مبارک بلکہ جمیع فضلات شریفہ کی خوشبو اور طہارت کا قول کیا جیسا کہ بالتفصیل عبارات نقل کی گئیں بلکہ بعض روایات حضرات محدثین و شارحین کرام نے اس مضمون میں فرمائی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول و براز مبارک مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔

کئی پشتوں تک خوشبو

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بول مبارک پینے والے صحابہ وصحابیات کے ذکر میں ایک روایت بیان فرمائی۔

در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خوردہ بود پس بوئے خوش می دمید از اولادے وتا چند پشت۔

(مدارج النبوۃ)

بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب مبارک پیا تو اس سے خوشبو مہکتی تھی بلکہ کئی پشتوں تک خوشبو مہکتی رہی۔

ازالہ وہم

پشتوں تک کسی اثر کا باقی رہنا عقلاً مخالفین بھی مانتے ہیں مثلاً موروثی بیماریاں و دیگر عادات اطباء کو مسلم ہیں اور معجزات ہیں تو عقل کو کوئی دخل نہیں آنکھیں بند کر کے ماننا ایمان بالغیب کا خاصہ ہے اور مذکورہ بالا معجزہ ہے اور اس طرح کا معجزہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پسینہ مبارک کی خوشبو پشتوں تک مسلم اور صحاح کی احادیث سے ثابت بلکہ مشاہدہ ہے
حضرت امام قسطلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس بچی کو حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ نصیب ہوا اس کی اولاد کو میں نے اپنے دور میں دیکھا کران
سے عطر سے بڑھ کر خوشبو مہکتی تھی امام مذکور کا دور دسویں صدی کا ہے تو جب پسینہ
کی خوشبو صدیوں تک ماننے میں کسی کو اشکال نہیں تو پیشاب مبارک میں بھی نہیں ہونا
چاہیئے کیونکہ یہ بھی فضلہ وہ بھی فضلہ اور اپنے اوپر قیاس کرنا بھی غلط اس لئے کہ تمہارے
فضلات غلیظ پلید اور بدبودار اور حضور علیہ السلام کے فضلات مبارکہ طیب طاہر نفیس
لطیف اور خوشبودار۔

بول نوش صحابہ رضی اللہ عنہم

اسی مدارج میں ہے۔

بار دیگر
زنے بود کہ نام وے برکۃ بود نیز خدمت
می کرد آنحضرت را پس بخورد بول را و
فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الصحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس
بیمار نشد آن زن ہرگز مگر ہمان بیماری
کہ دراں روز از عالم رفت۔

نیز دوسری بار ایک اور بی بی جس کا نام برکت
تھا رضی اللہ عنہا جو حضور علیہ السلام کی
خدمت کرتی تھی اس نے بھی آپ کا بول
مبارک پیا آپ نے اسے فرمایا اے ام یوسف
(اس کی کنیت تھی) تو تندرست رہیگی وہ بیمار
نہ ہوئی بس آخری بیماری سے وفات پائی

یہی شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں۔

وار بعضے روایا آمدہ است کہ مردے

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ کسی ایک

بول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خوردہ
بود پس بوئے خوش می دمید از وے و
اولاد وے تا چند پشت انتہی۔

مرد (صحابی) نے حضور علیہ السلام کا پیشاب
وغیرہ پیا تو اس کے منہ سے خوشبو
مہکتی تھی بلکہ چند پشتوں تک اس کی اولاد
سے بھی۔

پھر یہی شیخ لکھتے ہیں۔

ور روایت است کہ مردم تبرک میکردند
ببول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابا بول
مذکور شد احادیث آن۔

اور مروی ہے کہ عوام (صحابہ کرام) حضور
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاب
متبرک سمجھتے تھے۔ چند روایات ہم نے
بیان کردی ہیں۔

فائدہ جس ذات مبارک ومطہر کا بول وخون تبرک ہو اس کا موجب
برکت نہ ہونا اس کے کوئی معنی نہیں اور جب صحابہ کرام بول اور خون سے برکت
حاصل کریں اور خون وپیشاب کو تبرک گردانیں تو ہم امتی بدرجۂ اولیٰ
تبرک مانیں لیکن امتی وفادار ہوں ورنہ غدار امتی تو اسے بجائے متبرک ماننے کے اسے
شرک تبارہا ہے ایسے غدار امتی کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَرَدَۃُ الجِنِّ
وَالْاِنْس میں شامل فرمایا یعنی اعلان فرمایا کہ مجھے ہر شئے جانتی اور مانتی ہے کہ میں کس
شان کا مالک ہوں سوائے چند بدبخت انسانوں اور جنوں کے ایسے غداروں سے
حضور علیہ السلام نے فَاحْذَرُوْھُمْ ان سے بچ کر رہنا اور فرمایا اِیَّاکُمْ
وَاِیَّاھُمْ (خود کو ان سے دور رکھنا اور انہیں اپنے سے) فقیر نے ان کی علامات

الاحادیث النبویہ میں مفصّل بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی اُمت کو مشرک گردانیں گے۔

گُل گلاب اندر

حدیث شریف میں ہے جو چاہے کہ اسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو اسے چاہیئے کہ وہ گلاب کا پھول سُونگھے اس لئے کہ شب معراج آپ کے پسینہ مُبارک سے پیدا ہوا ہے (حاشیہ دلائل الخیرات)

گُلاب کی خوشبو

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گل سفید اللہ تعالیٰ نے میرے پسینہ سے پیدا فرمایا ایک روایت میں ہے کہ گل سُرخ حضور علیہ السلام کے پسینہ سے پیدا ہوا۔ ایک روایت میں ہے حضور سرور عالم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اس لئے گل سُرخ پیدا ہوگیا جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گُلاب کو سُونگھ لے۔ (مواہب لدنیہ)

ازالہ وہم

بعض لوگ گلاب کی احادیث پر شک کرتے ہیں حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فنِ حدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ محدثین کی اصطلاحی حق ہے لیکن فضیلت محبوبِ حق بھی حق ہے۔ اسی لئے امام ابوالفرح ہروانی محدث رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں وارد ہوا ہے وہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحر فضل وفضیلت بے کنار کا ایک قطرہ ہے جو عزت پروردگار عالم نے اپنے حبیب کریم رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی ہے اور جس مرتبہ پر آپ کو بُلند فرمایا ہے یہ ان کے بڑے حصے کی ایک معمولی سی مقدار ہے (مواہب لدنیہ)

اصطلاح محدثین کا جواب

ہاں محدثین کی گفتگو اور ان کی اصطلاح بھی حق ہے کیونکہ وہ تحقیق و تصحیح اسناد کی بنا پر گفتگو کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان قدر کے لئے بعید و محال سمجھتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ پر افسوس نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ فی قلوبھم مرض کے مریض ہیں ہاں افسوس ان پر ہے جو ان سے متاثر ہو کر اپنے آقا و مولا کی شان اقدس میں محدثانہ گفتگو کی بنا پر شک و شبہ میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی مجبور ہیں کیونکہ انہیں صحبت بدبختوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت بین آنکھیں تو اس سے بڑھ کر دیکھتی ہیں یہ بشریت کے پسینہ کی بات ہے نوری پسینہ کا حال امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سنیئے۔

پسینہ حبیب اعظم سے عرش کرسی اور لوح و قلم وغیرہ پیدا ہوئے

حضرت امام غزالی قدس سرہٗ لکھتے ہیں۔

ومن عرق وجھہ خلق العرش والکرسی واللوح والقلم والشمس والحجاب والکواکب وما کان فی السماءِ (دقائق الاخبار)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کے پسینہ سے عرش، کُرسی لوح و قلم سورج حجاب اور کواکب پیدا کئے گئے۔

فائدہ

مخالفین کے لئے یک نہ شد دو شد بلکہ مرگ شد کہ وہ ظاہری پسینہ سے گلاب کی تخلیق کا انکار کرتا رہا۔ امام الثقلین حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ نے چہرۂ نورانی (عالم بطون) سے کل کائنات کے اعلیٰ ترین اجزا کا پیدا ہونا ثابت کر دیا۔

فائدہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں بلکہ وہابی بھی انہیں مانتا ہے کہ شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم ارواح سے امام غزالی کی روح کو بلایا (روح البیان وامدادیہ)، بلکہ سیدنا ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی کو سامنے لا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہاری اُمت میں بھی ایسا عالم دین ہے۔

براز مقدس انسان کے پیشاب میں بدبو ہوتی ہے تو معمولی اور غیر محسوس لیکن قضاء حاجت کی بدبو تو جملہ حیوانات سے زیادہ بدبو ہوتی ہے یہاں تک کہ انسان اپنی قضائے حاجت سے خود بھی نہ صرف بیزار ہوتا ہے بلکہ ناک پر کپڑا رکھتا ہے لیکن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ تصور جہنم میں لے جائے گا بلکہ احادیث صحیحہ کی تشریح سے بشریت کی رٹ لگانے والوں کے مُنہ پر طمانچہ چند روایات پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے کہ براز مُبارک میں وہ خوشبو تھی کہ دُنیا کے تمام عطریات شرمائیں۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کی کہ

رأیت یا رسول اللہ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرک فما اری شیئا الا انی

یا رسول اللہ میں آپ کو بیت الخلاء داخل ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فراغت کے بعد اس میں کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے میں

اجد رائحۃ المسک

اس سے مشک کی سی خوشبو پاتی ہوں۔

اس کے جواب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

انا معاشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اہل الجنۃ فما خرج منہا شیء ابتلعتہ الارض (رواہ ابونعیم، وشفا خصائص ج ۱ زرقانی ج ۴ ص ۲۲۹)

ہم انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جن کے اجسام اہل جنت کی ارواح پر ہوتے ہیں اس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ

انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا اراد ان یتغوط انشقت الارض وابتلعت بولہ وغائطہ وفاحت لذلک رائحۃ طیبۃ (جمع الوسائل، وشفا)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی وہ آپ کے بول وغائط شریف کو نگل جاتی اسی لئے وہاں سے خوشبو مہکتی رہتی تھی۔

کمال عقیدت جابر رضی اللہ عنہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضاء حاجت فرمائی فراغت کے بعد تشریف لائے میں اس ارادہ پر گیا کہ آپ سے جو کچھ خارج ہوا کھاؤں گا لیکن وہاں تو کچھ نہ تھا سوائے اس کے کہ اس جگہ مشک کی خوشبو آ رہی ہے۔

فائدہ کتنا کمال عقیدت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ خود حضور سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلہ مبارک کھانے کے لئے بیت الخلاء گئے کیا وہ نہیں سمجھتے تھے کہ بشر کا فضلہ پلید اور نجس بلکہ بدبودار تھے لیکن وہ صحابی تھے وہابی نہ تھے وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر نہیں بلکہ نورِ الٰہ سمجھتے تھے۔

مسئلہ

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات مبارکہ پیشاب اقدس اور براز مقدس وغیرہ ہمارے لئے نہ صرف دنیا بلکہ بہشت کی ہر نفیس سے نفیس تر غذا سے بڑھ کر ہے لیکن شان نبوت اتنا بلند قدر ہے کہ آپ کے لئے فضلات مبارکہ اسی طرح ہیں جیسے ہمارے لئے اپنے فضلات۔ مزید فتاویٰ رضویہ جلد اول میں یا فقیر کی کتاب "الدلائل القاہرہ فی فضلات الرسول طیبہ وطاہرہ" کا مطالعہ کیجئے۔

استنجے کے ڈھیلے کی خوشبو

قضائے حاجت سے فراغت کے بعد مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم اُمت کے لئے ڈھیلے استعمال فرمائے لیکن عام بشر کے صفائی کے ڈھیلوں کا وہی حال ہے جو اس کی قضا حاجت کا کہ بدبو ہی بدبو لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن ڈھیلوں کو استعمال فرمایا اوّلاً تو وہ بھی بعد فراغت غائب ہو جاتے اگر کچھ بچ گیا تو اس کی خوشبو کا حال صحابی سے سنیئے۔

حضرت مُلّا علی القاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِی الذَّھَبِ فَلَمَّا خَرَجَ نظرت فلم ارشیئا ورأیتُ فِی ذَالِکَ الْمَوْضِعِ ثَلٰثَۃَ اَحْجَارٍ اللَّاتِی اِسْتَنْجٰی بِھِنَّ فَاَخَذْتُھُنَّ فَاِذَا بِھِنَّ یَفُوحُ مِنْھُنَّ رَوَائِحُ المسک فَکُنْتُ اِذَا جِئْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الْمَسْجِدَ اَخَذْتُھُنَّ فِی جَیْبِی فَتَغْلِبُ رَوَائِحُھُنَّ رَوَائِحَ مِنْ تَطَیَّبَ وَتَعَطَّرَ۔ (شرح شفا شریف لعلی القاری جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ ومواہب لدنیہ)

(صحابہ کرام میں سے) ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرورت رفع فرمانے کے لئے بہت دُور تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے اس جگہ نظر کی کچھ نہ پایا۔ البتہ ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استنجا فرمایا تھا میں نے انہیں اٹھا لیا ان ڈھیلوں سے مشک کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں جمعہ کے دن جب میں مسجد آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

تعجب بالائے تعجب

ایسی روایات سے وہابی دیوبندی کو اگر شک وشبہ ہو تو وہ مجبور ہے اس لئے کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھتا ہے لیکن مجھے تعجب ہے ان بعض اہلسنت پر جو آپ کو نوری بشر کے قائل ہیں تو پھر ایسی روایات پر شک وشبہ کیوں اور پھر روایات نقل کرنے والے بھی معمولی شخصیات نہیں وہ پایہ کے محدث اور چوٹی کے فقیہ بلکہ بقول مخالفین مجبور یعنی مُلا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ جو احناف میں ناقد الحدیث اور تحقیق علمی میں عدیم المثال ہیں اور صاحب مواہب بخاری کے شارح اور شوافع میں بلند قدر محقق انہوں نے حدیث شریف مذکور کے علاوہ فضلات مبارکہ کی طہارت اور خوشبوناک ہونے کی متعدد روایات و

احادیث نقل فرمائی ہیں اسی لئے علمی طور تو بھی شک کو گنجائش نہیں اور مذہب عشق میں تو ایسا شک کفر سے کم نہیں ۔

محدثانہ گفتگو مخالفین کے ذہن میں ابن تیمیہ کی تعلیم نے یہ تاثر کالمنقش فی الحجر بٹھا دیا ہے کہ فضائل و کمالات کی روایات ضعیف بلکہ موضوع ہیں لیکن ان کے جو محققین کہلاتے ہیں وہ کبھی غور و فکر سے کام لیتے ہیں اسی لئے ان کے لئے مندرج سوال و جواب حاضر ہے ۔

سوال امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فضلات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت از ابن علوان موضوع ہے ہم صرف حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ سے منکر ہیں اگر کسی حدیث صحیح سے ثابت ہو جائے تو ہم ماننے کو تیار ہیں ۔

جواب یہ صرف زبانی بات ہے ورنہ ہم اسی طہارۃ فضلات کو صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں حضرت امام جلال الدین سیوطی پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیونکہ یہی حدیث سات سندات صحیحہ سے مروی ہے اس کے بعد سات سندات بیان فرمائیں فقیر اویسی غفرلہ ان کی تلخیص کر کے لکھتا ہے ۔

نقشہ سبع سندات

نمبر شمار	سند کا متن	حوالہ
١	اسماعیل ۔ عتبہ ۔ محمد ۔ ام سعد ۔ عائشہ صدیقہ	ابو نعیم
٢	محمد ۔ علی ۔ زکریا ۔ شہاب ۔ عبد الکریم ۔ ابو عبد الکریم کنیز عائشہ (رضی اللہ عنہا)	ابو نعیم
٣	مخلد، محمد ۔ موسیٰ ۔ ابراہیم ۔ المنہا دیلی کنیز عائشہ صدیقہ	حاکم فی المستدرک
٤	محمد بن سلیمان باہلی ۔ محمد بن احسان اموی ۔ عبدہ بن سلیمان ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا) امام سیوطی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ ہے ابن دحیہ نے الخصائص میں اس سند کو لانے کے بعد فرمایا یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان بغدادی ثقہ ہے اور صالح شخص ہے اور عبدہ شیخین کے راویوں سے ہے ۔	دار قطنی فی الافراد
٥	عبد الرحمٰن بن قیس زعفرانی، عبد الملک بن عبد اللہ بن ولید از ذکوان (مرسلاً)	حکیم ترمذی
٦	یہ سند امام سیوطی وفدجنات میں لائے ہیں	
٧	وہی سند جسے سوال میں موضوع کہا گیا ۔	

محدثانہ بحث فضلات مبارکہ کی احادیث مبارکہ فضائل و کمالات پر مشتمل ہیں عشاق کے لئے تو دلائل کی ضرورت نہیں ۔

ع عاشقانرا بدلیل چہ کار

مشہور مقولہ ہے اہلِ ظواہر بالخصوص نجدیت وہابیت دیوبندیت سے متاثر

ف اردو خواں طبقہ کے لئے اس فارسی مصرعے کا اردو ترجمہ بھی تحریر فرمائیں ۔

عوام سے گذارش ہے کہ فنِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ

۱: فضائل میں احادیث ضعیفہ بلکہ وہ موضوعہ جن کا مضمون احادیثِ صحیحہ سے موید و موثق ہو وہ قابلِ قبول ہیں۔

۲: ان روایات میں احادیثِ صحیحہ بھی ہیں جن سے با قاعدہ فنِ حدیث ضعیف بھی ہو کر معنیً صحیح ہو جاتی ہے۔

۳: کسی حدیث کی ضعیف یا موضوع سند ہو اس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہو جائے تو وہ حدیث بھی حسن لغیرہ ہو کر صحیح ہو جاتی ہے۔

۴: کسی حدیث کا کسی محدث بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہونا قادح نہیں کیونکہ اس محدث یا محدثین کے علم یا اس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہو لیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یا ان کے شرائط پر صحیح ہو جیسے حدیث فضلِ (براز) میں حدیث کو امام بیہقی نے موضوع کہہ دیا لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ نے اسے سات سندات سے صحیح ثابت کر دکھلایا۔

۵: الحدیث من حیث الحدیث کو بلا تحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا من وجہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے

اس سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات ہو گزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے بدھ کے دن ناخن کٹوانے سے مرض برص پیدا ہوتا ہے۔

حکایت ایک عالم دین بدھ کے دن ناخن کٹوا رہے تھے کسی نے کہا بدھ کے دن

ناخن کٹوانے سے برص پیدا ہوتا ہے فرمایا یہ حدیث ضعیف ہے یہ کہنا تھا کہ وہ فوراً اسی وقت برص میں مبتلا ہو گئے کسی رات انہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی شکایت عرض کی آپ نے فرمایا تو نے میری حدیث کو ضعیف کہا عرض کی مجھے اس کا ضعف معلوم تھا۔ آپ نے فرمایا تجھے ضعف نظر آیا میری نسبت نظر نہ آئی۔ اس کے بعد ہاتھ مبارک اس کے جسم پر پھیرا تو شفایاب ہو گیا۔

(نسیم الریاض)

فائدہ یہ قاعدہ اپنے مقام پر حق ہے کہ ضروری نہیں کہ جس حدیث کو محدثین ضعیف و موضوع کہہ دیں وہ یقیناً ایسے ہو بلکہ محدثین کے علم کے مطابق ضعیف و موضوع سہی لیکن ممکن ہے کہ وہ درحقیقت ضعیف و موضوع نہ ہو۔ اسی لئے کسی حدیث کے بارے میں ایسی جرأت نہ کی جائے بلکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کی روایات ہیں کہ جن کے انکار سے ایمان خطرے میں پڑ جائے۔

خون مبارک حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک پینا متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ثابت ہے منجملہ ان کے سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے لکھا کہ

عبد اللہ بن الزبیر آمدہ رضی اللہ عنہما کہ حجامت کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے پس داد مرا خون را وگفت غائب ایں را در جائے کہ کس نہ بیند در وپس نوشیدم

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کی حجامت (خون) نکالا آپ نے فرمایا کہ اسے ایسی جگہ چھپا جہاں کوئی نہ دیکھے فرمایا کہ میں نے اسے پی لیا

آنرا کہ پوشیدہ ترا زاں مکانے نیافتم
پس گفت آنحضرت وائے ترا از مردم ووائے
مردم راز تو کنایت کرد از قوت و مردانگی و
شہامت کہ او را ازاں حاصل شود باعث
حرب و قتال با مردم شد و وے رضی
اللہ عنہ بیعت نہ کرد بہ یزید و اقامت
کرد بمکہ شریفہ و مجتمع شدند بروے
حجاز و یمن و عراق و خراسان و جز آن و
کشت او را حجاج ابن یوسف در امارت
عبدالملک بن مروان و بر دار کشید و لہ
قصۃ طویلۃ۔

لئے کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں اب میں خود
بھی نہیں دیکھ سکتا آپ نے فرمایا واہ واہ
لیکن تیرے لئے اور لوگوں کے لئے عجیب
امر ہے اس میں حضور علیہ السلام نے ابن زبیر
کی قوت و شجاعت اور طاقت اور بہادری
کا اشارہ فرمایا جو انہیں خون پاک سے
نصیب ہوئے کہ جنگ و جدال میں لوگوں
سے برتر تھے چنانچہ آپ نے جب یزید کی
بیعت نہ کی اور مکہ معظمہ میں مقیم ہو گئے
حجاز و یمن و عراق و خراسان وغیرہ کے
لوگوں نے آپ کی خلافت قبول کی انہیں
حجاج بن یوسف نے شہید کیا اور سولی پر
چڑھایا یہ قصہ طویل ہے۔

و در روایتے آمدہ کہ گفت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مر عبداللہ بن زبیر را وقتیکہ
فرو برد خون را۔ لَا تَمَسُّكَ النَّارُ
الا قسم الیمین مساس نہ کند ترا آتش
دوزخ مگر برائے سوگند کہ حق جل و علا خوردہ

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام
نے حضرت عبداللہ کو فرمایا جس وقت
انہوں نے آپ کا خون مبارک لیا تجھے دوزخ
کی آگ نہ پہنچے گی ہاں کچھ ہوگا تو قسم کی وجہ
سے مثلاً اللہ تعالیٰ قسم یاد فرمائی کہ انہیں

ان منکم الا واردھا
الآیۃ و درین احادیث دلالت
است بر طہارت بول و دم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بریں قیاس سائر
فضلات و عینی شارح صحیح بخاری کہ حنفی
مذہب است گفتہ کہ بہمین قائل است
امام ابوحنیفہ و شیخ ابن حجر گفتہ کہ دلائل
متکاثرہ و متظاہرہ اندر بر طہارت فضلات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و شمار کردہ اند
آنرا ائمہ از خصائص وے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم)

(المدارج للشیخ)

دوزخ میں بھیجوں اس حکم کے تحت کوئی
بھی ایسا نہیں جو دوزخ پر وارد نہ ہو۔
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ احادیث نقل
کر کے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان احادیث میں
دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام کا بول (پیشاب)
اور خون پاک ہے اسی پر آپ کے جملہ
فضلات مبارکہ کا قیاس کیا گیا ہے عینی
شارح بخاری (جو حنفی المذہب ہیں) نے
فرمایا کہ اسی کے قائل ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ اور امام ابن حجر نے فرمایا کہ دلائل بیشمار
اور بہت مضبوط براہین سے واضح ہے کہ حضور
علیہ السلام کے فضلات مبارکہ پاک ہیں اور
یہ آپ کے خصائص سے ہے۔

خون مبارک میں خوشبو

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون
مبارک کی طہارت میں کسی کو بھی اختلاف نہیں
ہاں اسمیں خوشبو کی تصریح بھی ملاحظہ ہو۔
امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا

وَرُوِیَ أَنَّهُ كَانَ يَتَبَرَّكُ بِبَوْلِهِ

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب

وَ دَمِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم و فی کتاب الجوہر المکنون فی ذکر القبائل والبطون انہ لما شرب ای عبد اللہ ابن الزبیر دَمَہٗ تَضَوَّعَ مسکاد بقیت رائحۃ موجودۃ فیہ الیٰ ان صلب رضی اللہ عنہ۔

(مواہب لدنیہ صـ۲۸۲ ج ۱)

اور خون مبارک سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔ کتاب جوہر مکنون میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے پچھنوں کے ذریعے نکالا ہوا خون پیا تو ان کے دہن مبارک سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ سے ہمیشہ مہکتی رہی یہاں تک ان کو سولی دی گئی۔

فائدہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون مبارک میں خوشبو کے علاوہ اس کی طہارت کے ساتھ یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جسمانی قوت کتنا نصیب ہوئی اور بہشت کی نوید سعید علاوہ۔

خُون اقدس پینے والے صحابہ کرام

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اقدس پاک تو ہے ہی لیکن اس قدر و منزلت صحابی جانیں وہابی کو کیا خبر متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تبرک کے طور پینا ثابت ہے۔ چنانچہ سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ مدارج النبوۃ شریف میں لکھتے ہیں کہ

دافع البلاء والامراض

اما شرب دم نیز مکرر واقع شد است از صحابہ خوردن آن یکے حجامے حجامت کرد آنحضرت را پس بیرون برد خون را و فرو برد اورا در شکم خود پرسید آنحضرت چہ کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہاں کنم آنرا نخواستم کہ خون ترا بر زمین بریزم پس پنہاں کردم آنرا در شکم خود فرمود بہ تحقیق حذر کردی و نگاہداشتی نفس خود را یعنی از امراض و بلا۔

(مدارج النبوۃ)

بہر حال حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اقدس کا پینا بار بار واقع ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے پیا ایک حجام نے آپ کا خون مبارک نکالا۔ آپ نے فرمایا اسے کہیں باہر چھپا دے اس نے بجائے کہیں چھپانے پی لیا۔ آپ نے پوچھا تو عرض کی میں اسے چھپانے کے لئے باہر لے گیا لیکن میرے ضمیر نے اجازت نہ دی کہ آپ کا خون زمین پر ڈال دوں میں نے اسے اپنے پیٹ میں چھپا دیا یعنی پی لیا آپ نے فرمایا تو نے خود کو امراض و بلیات سے محفوظ کر لیا۔

مالک بن سنان رضی اللہ عنہ

شفاء میں ہے۔

وَمِنْهُ شَرِبَ مَالِكُ بْنُ سِنَانَ دَمَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَ مَصَّهُ اِيَّاهُ تَسْوِيغِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ لن یصبہ النار۔

اسی سے حضرت مالک سنان رضی اللہ عنہ کا خون مُبارک پینا غزوہ اُحد میں اور آپ کا اسے جائز قرار دینا بلکہ فرمایا اسے جہنم کی آگ ہرگز نہ پہنچیگی۔

فائدہ تسویغ بمعنی تجویز (جائز قرار دینا)

فائدہ اس واقعہ کی تفصیل حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ بیان فرماتے ہیں کہ۔

وآمدہ است کہ چوں مجروح شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزِ اُحد جراحت اورا مالک بن سنان پدر ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا پاک وسفید ساخت آنرا گفتند بیند از خون را از دہن گفت لا واللہ ہرگز نہ ریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرد بمردے از اہلِ بہشت بنگرد امر ای مرد (المدارج للشیخ رضی اللہ عنہ)

مروی ہے کہ غزوۂ احد میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زخمی ہوئے آپ کے زخم مبارک کے خون پاک کو مالک بن سنان یعنی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے والد نے چوس لیا یہاں تک کہ وہ جگہ سفید ہوگئی لوگوں نے کہا یہ خون منہ سے باہر پھینک دے کہا خدا کی قسم میں اسے ہرگز اس مبارک خون کو زمین پر نہ پھینکوں گا یہ کہہ کر اسے پی گئے حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کسی بہشتی انسان کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔

فائدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور علیہ السلام کو نُور سمجھتے ورنہ عام البشر کا خون نہ صرف نجس بلکہ پلید گر ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیا باوجودیکہ بظاہر اس میں حکم عدولی بھی ہے کہ آپ نے تو فرمایا کچھ لیکن صحابہ نے اس کے برعکس پی لیا پھر حکم عدولی پر حضور علیہ السلام نے سرزنش کے بجائے دارین کی نعمتوں سے نوازا کہ دنیا میں خیر و امان اور آخرت میں باغ جنان یہ بھی یاد رہے کہ جتنا دین کو صحابہ نے سمجھا اس کا عشر عشیر بھی آج

کے دین کے ٹھیکیداروں کو نصیب تو بجائے خود دین کی خوشبو بھی نصیب نہیں۔

مہر نبوت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سوار کرلیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا تو۔ فکان یُنم علی مسکًا مجھ سے کستوری سی خوشبو مہکتی تھی۔

فائدہ صرف مہر نبوت مبارک کی خوشبو کا ذکر تبرکًا کیا ہے ورنہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر متعلق شے سے خوشبو مہکتی تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے عینی شاہد ہیں۔ جن کا ذکر خیر گذشتہ اوراق میں گذر چکا۔

لطیفہ جن بدبختوں کو سوائے اپنی بشریت پر قیاس کرنے کے اور کوئی تصور نہیں ان کا ایسی خوشبو جو جسم معطر یا دیگر کسی متعلق شے سے مہکنے کا بیان ہے اس کے جواب میں ایسے بدبختوں نے کہا کہ چونکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیاوی خوشبو زیادہ استعمال فرماتے تھے خوشبو تھی نہ کہ آپ کے جسم وغیرہ کی اپنی خوشبو۔

پڑگئی جس پر نظر سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نظر پردہ ایک صحابی تھے جس دن ان کی قبر کھودی گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم مٹی کا کچھ حصہ کھودتے تھے ہم پر مُشک کی لپٹیں آتیں۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بھی قبر کھودنے والوں میں شامل تھے ایک شخص حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مزار سے مٹی کی مٹھی لے گیا کچھ عرصہ بعد دیکھا تو وہ بہترین مُشک تھی۔

پاک ہاتھوں کی خوشبو اس کے متعلق بہت سی روایات میں ابتدا میں آچکی ہیں

چند مزید عرض ہیں۔ حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَاخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِىْ فَاِذَا هِىَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ ۔ (بخاری شریف)

تو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا خاصہ تھا کہ بے حد خوشبودار تھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہو جاتا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

عقیدہ صحابہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نیت سے مصافحہ کیا تاکہ آپ کے ہاتھ مبارک ان کے ہاتھ کو لگنے سے خوشبو نصیب ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک طبلہ عطار سے زیادہ خوشبوناک تھا۔

فائدہ صحیح اور برحق ہے کیونکہ طبلہ عطار کی خوشبو منٹوں تک رہتی اور ید اللہی ہاتھ

ہیں دائماً خوشبو مہکتی۔

فائدہ ہاتھ مبارک کے یہ چند نمونے عرض کئے ہیں ورنہ آپ کے ہاتھ مبارک کے علاوہ خوشبو کے واقعات بے شمار ہیں۔ تفصیل فقیر نے "بازوئے رسول" میں عرض کر دی ہے۔

لعاب دہن مبارک ہر آدمی جب تک اپنے منہ کی صفائی نہ رکھے اس سے بدبو کا پیدا ہونا ضروری ہے اسی بدبوئی سے تھوک لامحالہ متاثر ہوتی ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک کی خوشبو کا کیا کہنا پھر لعاب دہن کی تو بات ہی کیا ہے کہ سراسر شفا ہی شفا اور خوشبو تو ایسی ایسی کہ اس کا دنیا کی کسی خوشبو کا مقابلہ کہاں۔ لیکن مزید براں یہ کہ جس کو لعاب دہن نصیب ہوا اسے بھی عطر و کستوری کا خزانہ بنا دیا بکثرت روایات سابقہ مضامین میں گذر چکی ہیں چند یہاں عرض کر دوں۔

خوشبو مہکتی رہی حضرت عمیرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ قدید (خشک کیا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے چبا کر ہم سب کو عطا فرمایا ہم میں بوئے ناخوش پیدا نہ ہوئی بلکہ تادم زیست ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی (رواہ طبرانی)

آب زمزم میں خوشبو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آب زمزم کا ڈول ڈالا گیا آپ نے اس میں کلی کی۔

فصار اطیب من المسک۔ (شفا شریف) تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبوناک ہو گیا

فائدہ چند نمونے عرض کر دیئے ہیں تفصیل فقیر کی کتاب "نبوی شفاخانہ" میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ میں خوشبو

جونہی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور مبارک حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے جسم میں منتقل ہوا تو وہ بھی خوشبوناک ہو گئے چنانچہ اہل سیر لکھتے ہیں کہ پھر یہی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا پھر یہ نور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا پھر یہ نور حضرت عبد المطلب تک پہنچا تو یہاں حافظ ابو سعید نیشاپوری نے ابی بکر بن ابی مریم اور انہوں نے کعب الاحبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک جب حضرت عبد المطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے جب آنکھ کو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے ان کو حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنان قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہاری پشت سے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گا۔

فائدہ یہ صرف حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی تخصیص نہیں بلکہ جہاں جہاں بھی اس نورِ مبارک نے قیام فرمایا آباء کی پشتوں میں یا امہات کے شکموں میں ہر ایک نور چمک کے ساتھ خوشبو کی مہک سے نوازا (تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب

"اصل الاصول فی ایمان آباء الرسول"۔

عشق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات آنکھیں بند کر کے تسلیم کرنا ایک قاعدہ پر مبنی ہے وہ حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جوہر ایمان ہے یہ نہ ہو تو جملہ اعمال کتنا ہی اعلیٰ اور بکثرت ہوں بے کار ہیں اور معتزلہ خوارج کے اصول پر علاً اعمال صالحہ کو نجات کا دارومدار سمجھتے ہیں حالانکہ لفظاً انہیں اعتراف ہے کہ مدار نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر ہے نہ کہ ادائیگی فرائض و واجبات پر جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا اس پر اجماع ہے پس عدم امید مغفرت کا قول قابل قبول اور لائق سماع نہیں چنانچہ احادیث صحاح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اس نے ایک وقت کی نماز نہ پڑھی اور جنت میں چلا گیا جس نے ایمان لاتے ہی جہاد میں شہادت پائی اس سے معلوم ہوا کہ نماز روزہ شرط دخول جنت و مغفرت نہیں ایک صحابی سے فرمایا ما اعددت لها جب اس نے کہا ما اعددت کثیر صلوٰۃ وصیام ولکن احب اللہ ورسولہ اس کے جواب میں حضور نے انت مع من احببت فرمایا اور دوسری حدیث میں عموماً المرء مع من احب وارد ہے معلوم ہوا کہ مغفرت و نجات کا دارومدار اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہے نہ کہ کثرت صلوٰۃ وصیام وغیرہا پر۔ ثابت ہوا کہ جوہر ایمان اور حقیقت ایقان محبت اللہ جل جلالہ و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اسمیں شک نہیں کہ زائر بمقتضائے محبت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کا مشتاق ہوتا

ہے پس اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اس کے حقیقی ایمان والے انکار اُمید مغفرت سمجھنا جہالت محض ہے لیکن یہ خشک زاہد کیا جانیں کہ حب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا ہی عجیب و لذیذ نعمت ہے ورنہ قانون عشق و محبت سے واقف اور ماہر کو یہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔

حکایت مجنوں مرحوم کی حکایت مشہور ہے کہ لیلیٰ کی گلی میں ایک کتے کو اُس نے دیکھا تھا جب اُس کو جنگل میں وہ مل گیا تو پیار کیا اس کو گلے سے لگایا اس کے ہاتھ پاؤں چومے اس کے لئے دامن بچھا دیا اُس پر اس کو بٹھایا جب اُس پر ناواقفین قانون الفت پڑھ سنایا۔ مواہب لدنیہ شریف میں ہے کہ:

رأی المجنون فی البیداء کلبا
فجر الیہ بالاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ
وقالوا لم منحت الکلب نیلا
قال دعوا الملام فان عینی
راتہ مرۃ فی حی لیلا

جنگل میں مجنوں نے کتا دیکھا تو اس کی خاطر مدارت کی لوگوں نے ملامت کی کہ کتے سے اتنا بڑا سلوک کیوں؟ فرمایا یارو ملامت نہ کرو میں نے اسے لیلیٰ کی گلی میں دیکھا تھا۔

فائدہ غور فرمائیے کہ مجازی عشق نے ایک معمولی سی نسبت کہ صرف ایک دفعہ گلی میں کتے کو دیکھا تو اب وہ بھی پیارا ہے اگر یہ عشق صحیح ہو تو رنگ لاتا ہے یہی وجہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور علیہ السلام سے صحیح اور سچا عشق تھا اسی لئے ان کا حضور علیہ السلام کے ہر کمال کو تسلیم کرنا انکے پختگی ایمان کی دلیل تھی۔

سیدنا انس کی والدہ رضی اللہ عنہما کا ذوق

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَتْ لِیْ ذُؤَابَۃٌ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ لَا اَجُزُّھَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمُدُّھَا وَیَاْخُذُ بِھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زلفیں تھیں میری والدہ نے فرمایا میں ان زلفوں کو نہیں کاٹوں گی کیونکہ حضور علیہ السلام ان زلفوں کو کھینچتے اور پکڑتے تھے۔

(ابو داؤد جلد ثانی ص۲۲۵)

فائدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بالوں کو صرف اتنا نسبت تھی کہ ان پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ لگ گئے اب ان سے صحابیہ رضی اللہ عنہا کو اتنا پیار کہ اسے کاٹنا گوارہ نہیں حالانکہ حضور علیہ السلام نے لفظاً (صراحتہً) نہیں دی تو کیا تھا۔ کہنا پڑے گا کہ عشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور قاعدہ ہے کہ عشق تعلیم کا محتاج نہیں ع عاشقاں را بدلیل چہ کار (عشاق کو دلیل کی کیا ضرورت) عشق خود استاد ہے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کون سے کورس پاس کئے وہ یہی عشق تھا کہ اب خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے رحمٰن کی خوشبو یمن سے آتی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مبارک سے پیار و عقیدت نصیب ہے تو سمجھ لو ایمان کامل ہے اگر کسی حکم بازی کی چکری سے حدیث ضعیف یا کسی اور شک و شبہ میں ہیں تو ابھی سے ایمان کا علاج کراؤ ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا پھر نہ کہنا کسی نے بتایا نہ تھا

دُور کی نسبت سے محبت و عقیدت

فضلات مبارک یا دیگر تبرکات کو تو پھر بھی قرب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نصیب ہے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے نقشہ جات کو صرف اتنا نسبت ہے کہ وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ڈیروں یعنی بسیروں کے یاد دلانے والے ہیں اسی لئے وہ بھی شرع شریف کے نزدیک تبرک ہیں۔ کیونکہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کاغذ پر کھینچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہو علمائے اسلام بلکہ کافہ اہل اسلام ہے۔

جالی اور گنبد خضریٰ

جالی اقدس اور روضۂ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث و سیر وغیرہا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں بلکہ زمانہ تابعین واتباع تابعین سے لے کر قرناً بعد قرنٍ آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی مسلمان باایمان کہہ سکتا ہے کہ یہ کاغذ کا پیرہن پیکر تصویر مزارِ روشن و روضۂ رشک گلشن شرک و بدعت ہے والانصاف کا خون کرکے بھی تصویر کشی ذہن وہمی میں متصور ہو تو اس کے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

نعل پاک حضور علیہ السلام

اس سے بڑھ کر اور سنیئے اور اپنا سر دھنیئے مکہ شریف اور مدینہ منیف اور مزار انور اور روضۂ منور تو بڑی چیزیں ہیں ان کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم و مکرم مان لئے گئے تو چنداں محل تعجب اور مقام استعجاب اور اولی الالباب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نعل بے بہائے نعل بہا کی تصویر و تمثال وہ معظم و مکرم ہیں کہ مذاہب اربعہ کے علمائے

دین و اساطین شرع مبین ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً و تیمناً اس کو چومتے ہیں اور بناتے ہیں اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں بلکہ ان کے فضائل و برکات میں ضخیم کتابیں لکھیں۔

نقد تجربہ

نقشہ نعلین پاک اور نقشہ حرمین طیبین گھر وغیرہ میں رکھنا نہ صرف جائز بلکہ انہیں برکات نصیب ہوتے ہیں لیکن یہ صرف اور صرف اہلسنت کے گھروں و مکانوں وغیرہ کی زینت نظر آئیں گے۔ دیوبندی و وہابی و دیگر بدمذاہب جو ان برکات کے اقرار کے باوجود محروم ہیں کیوں یہ ان سے پوچھیں۔ ہمارا مذہب تو ہے احب الدیار الخ

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ

فقیر نے تصنیف ہذا میں اپنی استطاعت عالم اسلام کے نامور محدثین اور علماء و فقہا مشائخ کی تصریحات سے ثابت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بشریت مبارکہ میں وہ خوشبو ودیعت رکھی گئی جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی بلکہ آپ کے فضلات مبارکہ بھی خوشبودار تھے۔ لیکن ان بدقسمتوں کو کون سمجھائے وہ نہ صرف اس خوشبو کے منکر ہیں بلکہ بشریت کو اپنی جیسی بشریت ثابت کرنے کے علاوہ فضلات مبارکہ کو پلید اور غلیظ کہتے ہیں۔

نوٹ: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضلات مبارکہ کو نجس کہنے والے غیر مقلدین وہابی ہیں ان کے فتاویٰ اور ان کی تردید فقیر کی کتاب الدلائل القاہرہ میں ملاحظہ ہو۔

فصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

خاتمہ خصوصیات کریمہ

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کی طرف سے چند ایسی خصوصیات سے نوازے گئے ہیں جو عوام تو درکنار بعض خصوصیات دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی نصیب نہ ہوئیں۔

چند نمونے فقیر نے اوراق گذشتہ میں بیان کئے ہیں لیکن یہاں چند خصوصیات عرض کرتا ہوں تاکہ اہل اسلام ان فتنہ پرداز لوگوں کے فتنوں سے بچ رہیں جنکا عقیدہ یہی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صرف اور صرف ہماری طرح بشر آدمی، انسان ہیں۔ ہاں بس فرق اتنا ہے کہ وہ نبی بن گئے۔ ہم نبی نہ بن سکے ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام بشر، آدمی، انسان ضرور ہیں لیکن آپ کی بشریت بھی نور علیٰ نور ہے۔ بشر کی صورت میں ہونے میں ضروری نہیں کہ آپ جمیع لوازمات میں ہمارے جیسے ہوں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام لوازمات بشریہ عطا فرمائی ہیں۔

چند خصوصیات مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

تفسیر عزیزی سورۃ والضحیٰ کی تفسیر میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بدن شریف کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی پشت مبارک کے پیچھے سے بھی اسیطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے سے دیکھتے تھے اندھیرے اور رات کی تاریکی میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جسطرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ آپ کا لعاب دہن نمکین پانیوں کو شیریں بنا دیتا تھا۔ آپ لعاب دہن سے اگر دودھ پیتے بچوں کو ایک قطرہ منہ میں ڈال دیتے تو ان کی بھوک ختم ہو جاتی اور پورا دن انہیں دودھ کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ آپ کی بغل مبارک سفید رنگ کی تھی اور اس میں بال الکل

نہ تھے۔ آپ کی آواز اتنی دور جاتی تھی کہ اور لوگوں کی آواز اس کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی تھی۔ آپ دور سے سن لیتے تھے کہ دوسرے لوگ اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے۔ اور نیند میں آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور قلب اطہر بیدار رہتا تھا۔ آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔

آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو مشک سے زیادہ تھی۔ جب آپ کسی کوچے سے گذر فرماتے تو آپ کے پسینہ کی خوشبو جو کہ ہوا میں سرایت کر چکی ہوتی اس پہ لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ ادھر سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر ہوا ہے آپ کے فضلہ مبارک (قضائے حاجت) کا اثر کبھی بھی زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین پھٹ کر اسے نگل جاتی تھی۔ اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

آپ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک وصاف پیدا ہوئے۔ کسی طرح نجاست کا اثر آپ کے بدن شریف پر نہ تھا۔ زمین پر جب جلوہ افروز ہوئے تو سجدہ کرتے ہوئے اور انگشتِ شہادت آسمان کیطرف اٹھائے ہوئے پیدا ہوئے۔

آپ کی ولادت کے وقت ایسا نور چمکا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے شہر ملاحظہ فرمالیے۔

آپ کا گہوارہ ملائکہ ہلاتے تھے اور گہوارے میں چاند آپ سے باتیں کیا کرتا تھا۔ اور جب آپ چاند کو اشارہ فرماتے تو چاند اسیطرف مائل ہو جاتا آپ کا سایہ کبھی زمین پر نہیں پڑا۔ آپ کا سایہ نہ تھا۔ حضور علیہ السلام کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ جب کسی جانور پر سواری فرماتے تو جب تک آپ سوار رہتے تو وہ بول و براز نہیں کرتا تھا۔ عالم ارواح میں آپ سب سے پہلے پیدا ہوئے اور الست بربکم کے جواب میں سب سے پہلے آپ نے ہی بلیٰ فرمایا تھا۔

سیر معراج آپ کے لئے مخصوص ہے اور براق کی سواری بھی آپ کیلئے مخصوص

مانوں) پر جانا. حد قاب قوسین تک رسائی اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا فرشتوں،
پ کی فوج ہونا تاکہ ہمرکابی میں جہاد کریں. آپ کی خصوصیات میں سے ہے.
ند کا دولخت ہونا اور دوسرے عجیب و غریب معجزات کا ظہور بھی آپ سے مخصوص
. قیامت کے دن اللہ کی آپ پر جو نوازشات کی بارش ہوگی وہ کسی اور پر نہیں
دگی اور سب سے پہلے آپ ہی روضۂ اقدس واطہر سے سر محشر جلوہ افروز ہونگے.
پ، کہ عشر براق پر ہوگا اور ستر ہزار فرشتے آپ کے جلو میں ہوں گے. اور عرش
دائیں جانب کی کرسی پر آپ ہی جلوہ افروز ہوں گے. مقام محمود پر آپ فائز ہوں
لے اور آپ کے دست مبارک میں حمد کا جھنڈا ہوگا. حضرت آدم و دیگر انبیاء علی نبینا
علیہم الصلوٰۃ والسلام اس جھنڈے تلے ہوں گے.

حضور علیہ السلام امت سمیت سب سے پہلے پلصراط سے گذریں گے. اور
پ ہی سب سے پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے خازن جنت پوچھیگا کون؟
پ فرمائینگے میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ عرض کرے گا میں اٹھ کر کھولتا ہوں میں
آپ سے پہلے کسی کے لیے نہیں اٹھا اور نہ آپ کے بعد کسی کے لیے اٹھوں گا. پھر آپ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے آپ کو مقام وسیلہ
عطا ہوگا یہ مقام جنت میں اعلیٰ درجہ کا ہے.

جنت میں آدم علیہ السلام کی کنیت حضور علیہ السلام کے نام پر ہوگی ان کی اولاد
میں سے اور کسی سے ان کی کنیت نہ ہوگی.

جنت میں سوائے حضور علیہ السلام کی کتاب قرآن کے سوا کوئی اور کتاب
نہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی سوائے حضور علیہ السلام کی بولی (عرب) کے کوئی اور
زبان بولی جائے گی. مزید خصوصیات فقیر کی تصنیف شرح خصائص مصطفیٰ کا
مطالعہ فرمائیے.

فقیر قادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ ۳ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ بروز خمیس
بہاولپور پاکستان

ایمان کی جان ۔ تفسیر قرآن

فیوض الرحمٰن

اردو ترجمہ

روح البیان

کا مطالعہ فرما کر اپنے قلوب منور فرمائیں

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور پاکستان